صحابیات کے اعلیٰ اوصاف سلسلہ نمبر 6

صحابیات اور شوقِ عبادت

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صحابیات اور شوقِ عبادت

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا سَمُرہ سُوائی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گُہر بار میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہو کر عَرض گُزار ہوا: **یَارَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بارگاہِ خُداوندی میں سب سے اچّھا عَمَل کون سا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: سچ بولنا اور اَمانت اَدا کرنا۔ (راوی فرماتے ہیں:) میں نے عَرض کی: **یَارَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید کچھ اِرشاد فرمایئے! فرمایا: کَثْرتِ ذِکْر اور مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا (بھی اچّھا عَمَل ہے) کہ یہ عَمَل فَقْر (یعنی غُربت) کو دُور کرتا ہے۔[1]

بہرِ رَفعِ مَرَض و زَحمت و رنج و کُلْفت
ڈھونڈتے پھرتے ہیں وہ لوگ کہاں کا تعویذ
تم پڑھو صاحِبِ لَولاک پہ کثْرت سے دُرُود
ہے عجب دردِ نہاں اور اَماں کا تعویذ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ...... القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ . . . الخ، ص ۱۳۵ مختصرًا

www.dawateislami.net

شبِ عروسی عبادت میں گزری

جب آسمانِ رِسالت پر حضرتِ سیّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا آفتابِ حُسْن و جمال چمکا اور اُفُقِ عظمت و جلالت پر آپ کا بدْرِ کمال طلوع ہوا، تو نیک خصلت ذِہنوں میں آپ کا خیال آیا، مُہاجِرین و اَنْصار کے مُعَزّزِین نے پیغامِ نِکاح دیا۔ لیکن رضائے الٰہی کے ساتھ مخصوص ذاتِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواباً اِرشاد فرمایا: میں خُدائی فیصلے کا مُنتَظِر ہوں۔ بالآخر جب حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے نِکاح کا پیغام دیا تو مَحْبُوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ اَنْور خوشی و مَسرّت سے کِھل اُٹھا اور مُناسِب اِنتِظامات کے بعد (ہجرت کے دوسرے سال ماہِ صفر المظفر میں [1]) اپنی لَخْتِ جگر کا نِکاح فرما دیا۔ جب اس نِکاح کو ایک مہینہ گزر گیا تو سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خواہش پر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رخصتی کا اِہتمام فرمایا اور خود پیدل چل کر کاشانۂ علی تک تشریف لائے اور دُعا دیتے ہوئے سیّدہ خاتونِ جنّت کو رُخصت فرمایا۔ جب رات کا اندھیرا چھا گیا اور سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے مَحبّت بھری گفتگو فرمانے لگے تو اچانک آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے رونا شروع کر دیا۔ شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حیران ہو کر جب اس اَشک باری کی وجہ دَرْیافت کی تو فرمانے لگیں: میں تو اپنی اُس حالت و مُعامَلے کے متعلّق سوچ کر رو رہی ہوں کہ جب میری عُمْر بیت جائے گی اور مجھے قبْر میں داخِل کر دیا جائے گا، آج میرا عزّت و فَخْر کے بِسْتَر میں داخِل ہونا مجھے کل قبْر میں داخِل ہونے کی یاد دِلا

[1] .... سیرت سید الانبیا، ص۲۹۶

www.dawateislami.net

رہا ہے۔ لہٰذا چاہیے کہ آج رات ہم اپنے رب عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر عِبَادَت کریں کہ وُہی عِبَادَت کا زیادہ حَق رکھتا ہے۔چُنَانْچِہ اس کے بعد دونوں پاک ہستیاں اٹھیں اور ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی عِبَادَت میں مَشْغُول ہو گئیں۔ (1)

تخلیق انسانی کا مقصد

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! شادی خانہ آبادی بلاشبہ دُو اَفراد کے درمیان ایک ایسے بندھن کا نام ہے جس کے دَوام کیلئے ذہنی ہم آہنگی اور ہم مزاجی کا اِعْتِبَار اور لِحَاظ بہُت ضَروری ہے۔ چُنَانْچِہ جب دُو ہم مِزاج اَفراد کے درمیان یہ رشتہ قائم ہوتا ہے تو جہاں ان کی خوشی کا ٹھکانا نہیں ہوتا وہیں وہ خوشی کے ان لمحات کو سمیٹنے میں اس قَدْر مگن ہو جاتے ہیں کہ بسا اَوقات انہیں کسی دوسرے کی کیا اپنی خبر تک نہیں رہتی۔ مگر قربان جایئے! سیِّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی مَدَنی سوچ پر! جب یہ پاکیزہ بندھن میں بندھیں تو انہوں نے دنیا کی اس حقیقت سے منہ نہ موڑا کہ آج اگرچہ انہیں دلہن بنا کر ان کے دامَن کو خوشیوں سے بھر دیا گیا ہے مگر کل ان کا جَنازہ بھی تو اُٹھایا جانے والا ہے، کیونکہ یہی دنیا ہے کہ ایک طرف خوشی کے شادیانے بج رہے ہوتے ہیں تو دوسری طرف کسی کی میّت پر آہ وفُغاں کا شور ہوتا ہے۔

نسیمِ صُبْح گُلشن میں گُلوں سے کھیلتی ہو گی
کسی کی آخِری ہچکی کسی کی دِل لگی ہو گی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 .... الروض الفائق، المجلس الثامن والاربعون: فی زواج علی . . . الخ، ص ۲۷۴، ملتقطاً و مفهوماً

www.dawateislami.net

لِہٰذا اس وَقْت بھی سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے نہ صِرف ایک نبی کی بیٹی ہونے کا حَق ادا کیا بلکہ یہ بھی ثابِت کر دیا کہ آپ واقعی جنّت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ کیونکہ جہاں آپ نے مَحبوبِ ربِّ داوَر، شفیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ عالیشان پر عَمَل کیا: **عَقْل مند اور سمجھدار وہ ہے جو اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرے اور موت کے بعد والی زِندگی کے لئے عَمَل کرے۔** وہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے ربّ کی یاد سے بھی غافِل نہ ہوئیں، بلکہ اس بات کو پیشِ نَظر رکھا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اس دنیا میں مَحْض لذّتوں کے حُصُول اور نفسانی خواہشات پوری کرنے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ صِرف اور صِرف اپنی عبادَت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ جیسا کہ پارہ 27 سورۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر 56 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پ۲۷، الذّٰرِیٰت: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی لیے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔

سَیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے اس عَمَل کو گویا خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مُحدِّثِ اَعْظَمِ ہند حضرت مولانا شاہ ابو المحامِد سَیِّد محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنے اس شعر میں کیا خوب بیان فرمایا ہے:

دِن کو ہشیار رہو رات کو بیدار رہو
چین کی نیند کہاں ملتی ہے تُربَت کے سِوا [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] .... فرش پر عرش، ص ۱۰

www.dawateislami.net

عبادت کسے کہتے ہیں؟

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: عِبادت عبدٌ سے بنا ہے بمعنٰی بندہ، عِبادت کے لُغوِی معنٰی ہیں بندہ بننا یا اپنی بندگی کا اِظْہار کرنا جس سے لازِم آتا ہے مَعْبُود کی اُلُوہِیَّت کا اِقْرَار کرنا۔ مُفَسِّرین نے اس کی تعریف اِنتہائی تعظیم بھی کی ہے اور اِنتہائی عاجِزی بھی۔ دونوں تعریفیں دُرُسْت ہیں کیونکہ عابِد کی اِنتہائی عاجِزی سے مَعْبُود کی اِنتہائی تعظیم لازِم ہے اور مَعْبُود کی اِنتہائی تعظیم سے عابِد کی اِنتہائی عاجِزی **مُسْتَلْزَم** (ضَروری)۔ اِنتہائی تعظیم کی حَد یہ ہے کہ مَعْبُود کی وہ تعظیم کی جاوے جس سے زیادہ تعظیم نامُمکِن ہو اور اپنی ایسی عاجِزی کی جاوے جس سے نیچے کوئی دَرَجہ مُتَصَوَّر نہ ہو[1] اور عِبادَت کے اِصْطِلَاحی معنٰی یہ ہیں کہ **کسی کو خالِق یا خالِق کا حِصّہ دار مان کر اس کی اِطاعت کرنا۔** جب تک یہ نِیَّت نہ ہو تب تک اسے عِبادَت نہیں کہا جائے گا، اب بُت پرست بُت کے سامنے سجدہ کرتا ہے اور مسلمان کعبہ کے سامنے، وہاں بھی پتّھر ہی ہیں لیکن وہ مُشْرِک ہے اور ہم مُوَحِّد، ہندو اپنے دیوتاؤں رام چندر وغیرہ کو مانتا ہے مسلمان نبیوں ولیوں کو، پھر کیا وجہ کہ وہ مُشْرِک ہو گیا اور یہ مُوَحِّد رہا۔ فَرْق یہی ہے کہ وہ انہیں اُلُوہِیَّت (مَعْبُود ہونے) میں حِصّہ دار مانتا ہے ہم ان کو اللہ کا خاص بندہ مانتے ہیں۔[2]

---

[1] .... علم القرآن، ص ۱۰۵

[2] .... تفسیر نعیمی، پ ۱، الفاتحہ، تحت الآیۃ: ۵، ۱/ ۸۱

www.dawateislami.net

عبادت، اطاعت اور تعظیم میں فرق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عِبادَت کی شَرْط یہ ہے کہ بَنْدَگی کرنے والا مَعْبُود کو اِلٰہ (1) اور اپنے کو اس کا بندہ سمجھے، یہ سمجھ کر جو تعظیم بھی اس کی کرے گا عِبادَت ہو گی۔ اگر اسے اِلٰہ نہیں سمجھتا، بلکہ نبی، ولی، باپ، استاد، پیر، حاکم، بادشاہ سمجھ کر تعظیم کرے تو اس کا نام اِطاعَت ہو گا۔ توقیر، تعظیم، تَبْجِیل (عزّت کرنا) ہو گا، عِبادَت نہ ہو گا۔ غرضیکہ اِطاعت و تعظیم تو اللہ تعالیٰ اور بندوں سب کی ہو سکتی ہے لیکن عِبادَت اللہ تعالیٰ ہی کی ہو سکتی ہے، بندے کی نہیں۔ اگر بندے کی عِبادَت کی تو شِرک ہو گیا اور اگر بندے کی تعظیم کی تو جیسا بندہ ویسا اس کی تعظیم کا حُکْم۔ کوئی تعظیم کُفْر ہے: جیسے گنگا جمنا، ہولی، دیوالی کی تعظیم۔ کوئی تعظیم اِیمان ہے: جیسے پیغمبر کی تعظیم۔ کوئی تعظیم ثواب ہے، کوئی گناہ۔ (2)

مفہومِ عبادت

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! عِبادَت کا مَفْہُوم بہُت وسیع ہے اور یہ رَضائے ربُّ الاَنام کیلئے کیے جانے والے ہر کام کو گھیرے ہوئے ہے، جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد 29 میں ہے: عِبادَت وہ ہے کہ جس کے کرنے پر ثواب دیا جاتا ہے اور وہ ثواب کی نِیَّت پر مَوْقُوف ہوتی ہے۔ تاجُ العَرُوس میں نَقْل کیا: عِبادَت وہ فِعل ہے جس کے کرنے پر ربّ راضی ہوتا

---

1 ......اِلٰہ وہ ہے جسے خالق مانا جائے یا خالق کے برابر۔ برابری خواہ خدا کی اولاد مان کر ہو یا اس طرح مستقل مالک، حاکم، حی، قیوم مان کر یا اللہ تعالیٰ کو اس کا حاجت مند مان کر ہو۔ (علم القرآن، ص۱۰۷)

2 ...... علم القرآن، ص ۱۰۵، ملتقطاً

www.dawateislami.net

ہے۔[1] لِہٰذا مَعْلُوم ہوا کہ عِبادَت اپنی مرضی واِخْتِیار سے کی جاتی ہے، کسی کے مَجْبُور کرنے سے نہیں۔ چُنانْچِہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن تفسیر نُورُ الْعِرْفان پارہ 27 سورۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر 56 کی تفسیر میں عِبادَت کی انہی ۲ دو صورتوں یعنی اِخْتِیاری اور اِضْطِراری کی وَضاحَت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عِبادَتِ اِخْتِیاری: جس پر سزا، جزا مُرَتَّب ہو صِرف جن و انسان کے لیے ہے۔ عِبادَتِ اِضْطِراری ساری مَخْلُوق کرتی ہے، مگر ان عِبادات پر جزا نہیں۔[2]

جن وانس کی عبادت

پیاری پیاری اِسْلامی بہنو! ہمیں یہ تو مَعْلُوم ہو چکا ہے کہ جن واِنْس کی تخلیق اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی عِبادَت کے لیے فرمائی، مگر سوال یہ ہے کہ وہ کون سی عِبادَت ہے جو اِبتدائے زمانہ سے لے کر آج تک ہر جن واِنْس پر لازِم ہے؟ چُنانْچِہ اس کی وَضاحَت کرتے ہوئے اِمام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی تفسیرِ کبیر میں فرماتے ہیں کہ جن واِنْس کی تخلیق جس عِبادَت کیلئے کی گئی یہ ۲ دو طرح کی ہے: پہلی اُمُورِ باری تعالیٰ کی تعظیم اور دوسری مخلوقِ باری تعالیٰ پر شَفْقَت۔ اِبتدائے زمانہ سے لیکر آج تک کوئی بھی اُمَّت ان ۲ دو قسم کی عِبادتوں سے مستثنیٰ نہیں رہی۔ البتہ! بعض مَخْصُوص عِبادات ہر اُمَّت میں اپنی وَضْع وھَیْئَت، قِلَّت وکَثْرَت، زمان ومکان اور شَرائط واَرکان کے اِعْتِبار سے مُخْتَلِف رہی ہیں۔ مگر باری تعالیٰ

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۷۴ تا ۸، ملتقطاً

[2] ...... نور العرفان، پ ۲۷، الذٰریت، تحت الآیۃ:۵۶، ص ۸۳۴، ملتقطاً

www.dawateislami.net

کی عَظمَت کی پہچان چونکہ عقل سے مُمکِن نہ تھی لِہٰذا لازِم ہوا کہ ہر اُمَّت اسی طریقہ کار کی پَیْرَوِی کرے جو اس کے لیے اس کے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے پسند و بیان فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے اپنے نبی ورسول کی بیان کردہ تشریحات پر بھی عَمَل کرے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر یہ خاص کَرَم فرمایا کہ ان میں اپنے پیغمبر و رَسُول مَبْعُوث فرمائے اور ان کی زبانِ حَق ترجمان سے عِبادَت کی دونوں قسموں کی وَضاحَت فرمائی۔ [1]

عبادت کی اقسام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عِبادَت اگرچہ کئی طرح کی ہوتی ہے مثلاً جانی، مالی، بدنی، وقتی وغیرہ مگر اس کی ۲ دو قسمیں بُنْیَادِی ہیں۔

پہلی قسم

وہ عِبادَت جس کا تَعَلّق براہِ راست ربّ تعالیٰ سے ہو کسی بندے سے نہ ہو۔ جیسے ✿نماز ✿روزہ ✿حج ✿زکوۃ ✿ جِہاد وغیرہ کہ بندہ ان کاموں سے صِرف ربّ تعالیٰ کو راضی کرنے کی نِیَّت کرتا ہے بندے کی رضا کا اس میں دَخْل نہیں۔ [2]

دوسری قسم

دوسری قِسْم اس عِبادَت کی ہے **جس کا تَعَلّق بندے سے بھی ہے اور ربّ تعالیٰ سے بھی۔** یعنی جن بندوں کی اِطاعَت کا ربّ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان کی اِطاعَت خدا کو راضی

[1] .... تفسیر کبیر، پ۲۷، الذّٰریٰت، تحت الآیۃ: ۵۶، ۱۰/ ۱۹۳

[2] .... علم القرآن، ص۱۰۸، بتصرف قلیل

www.dawateislami.net

کرنے کے لیے ربّ کی عِبادت ہے۔[1] چنانچہ کہا جاسکتا ہے:

- سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کرنا عِبادت۔
- دُرُود و سلام پڑھنا عِبادت۔
- سنّتِ مصطفٰے اپنانا عِبادت۔
- میلادِ مصطفٰے منانا عِبادت۔
- ماں باپ کی اِطاعت عِبادت۔
- عِلْمِ نافع پڑھانے والے اُستاذ کو خوش کرنا عِبادت۔
- رُوحانی مَنازِل طے کروانے والے مُرشِدِ کریم کو راضی کرنا عِبادت۔
- رِزْقِ حلال کمانا عِبادت۔
- رِزْقِ حلال کھانا عِبادت۔
- رشتے داروں کے حُقُوق اَدا کرنا عِبادت۔
- نِکاح کرنا عِبادت۔
- شوہر کو راضی رکھنا عِبادت۔
- عِلْمِ دین سیکھنا سکھانا عِبادت۔
- اَہْلِ عِلْم کی زِیارت کرنا عِبادت۔
- بیماروں کی عِیادت عِبادت۔
- جنازے میں شِرکت عِبادت۔

اَلْغَرَض وہ تمام جائز کام جن میں ربّ تعالٰی کو راضی کرنے کی نِیَّت کرلی جائے تو وہ ربّ تعالٰی کی عِبادت بن جاتے ہیں اور ان پر ثواب ملتا ہے حتّٰی کہ جو اپنے بیوی بچوں کو کما کر اس لیے کھلائے کہ یہ سُنّتِ رسول ہے، ربّ تعالٰی اس سے راضی ہوتا ہے تو کمانا بھی عِبادت ہے اور جو خُدا کا رِزْق اس لیے کھائے کہ ربّ تعالٰی کا حکم ہے اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

[1] ...... علم القرآن، ص ۱۰۸، بتصرف قلیل

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت ہے، اَدائے فَرْض کا ذریعہ ہے تو کھانا بھی عِبادَت ہے۔[1]

حضرت علّامہ مولانا عبد المصطفٰی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے عِبادَت کے مُتَعَلِّق کیا ہی خوب اِرشَاد فرمایا ہے:

رَحمتِ کبریا عبادت ہے — راحتِ مُصطفٰی عبادت ہے
حُسنِ نُورِ خُدا عبادت ہے — طَلْعَتِ جاں فِزا عبادت ہے
حاصِلِ زِیْسْت مَعْرِفَت حق کی — خَلْق کا مُدَّعا عبادت ہے
دونوں عالَم کا ہے بھلا اس سے — دولتِ بے بہا عبادت ہے
یہ خُدا سے تجھے مِلائے گی — قبلہ حق نُما عبادت ہے
روشنی مَعْرِفَت کی گر چاہو — چَشْمِ دِل کی ضِیا عبادت ہے
رُوح کو ملتی ہے توانائی — ہر مرض کی دوا عبادت ہے
اعظمیؔ کر علاج عِصْیاں کا — مَعْصِیَت کی شِفا عبادت ہے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عبادت کی شرعی حیثیت

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! بُنْیادِی طور پر اَعمال دو۲ طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جنہیں رَضائے اِلٰہی کی خاطِر کرنے پر ثواب مُرتَّب ہوتا ہے جیسے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ، جبکہ دوسرے وہ جنہیں رَضائے اِلٰہی کی خاطِر تَرْک کرنے پر ثواب مُرتَّب ہوتا ہے۔ مَثَلاً

[1] ...... علم القرآن، ص ۱۰۹ ملتقطاً

[2] ...... جنتی زیور، ص ۱۴۴

www.dawateislami.net

زنا، چوری اور قَتْل و غارَت وغیرہ۔ شَرِیْعَت نے تمام اَعمال کی مُختَلِف حیثیّتیں مُقرَّر فرمائی ہیں، چُنانْچِہ دَعْوتِ اِسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مَطْبُوعَہ 679 صَفحات پر مُشْتَمِل کِتاب **جنّتی زیور** صَفْحَہ 209 پر ہے:

فرض

فَرْض وہ ہے جو شَرِیْعَت کی یقینی دلیل سے ثابِت ہو اس کا کرنا ضَروری اور بِلا کسی عُذْر کے اس کو چھوڑنے والا فاسِق اور جہنمی اور اس کا اِنْکار کرنے والا کافِر ہے۔ جیسے نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ وغیرہ۔

پھر فَرْض کی ۲ دو قسمیں ہیں: ایک فَرْضِ عَین، دوسرا فَرْضِ کفایہ۔

فَرْضِ عَین وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر عاقِل و بالغ مسلمان پر ضَروری ہے جیسے نمازِ پنجگانہ وغیرہ اور **فَرْضِ کفایہ** وہ ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضَروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کر لینے سے سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا اور اگر کوئی بھی اَدا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوں گے جیسے نمازِ جنازہ وغیرہ۔

واجب

واجِب وہ ہے جو شَرِیْعَت کی ظنّی دلیل سے ثابِت ہو، اس کا کرنا ضَروری ہے اور اس کو بِلا کسی تاویل اور بغیر کسی عُذْر کے چھوڑ دینے والا فاسِق اور عذاب کا مُستَحِق ہے لیکن اس کا اِنْکار کرنے والا کافِر نہیں بلکہ گمراہ اور بدمَذْہب ہے۔

www.dawateislami.net

سنت مؤکدہ

سُنّتِ مُؤَکَّدَہ وہ ہے جس کو حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ کیا ہو۔ البتہ! بیانِ جواز کے لیے کبھی چھوڑ بھی دیا ہو۔ اس کو اَدا کرنے میں بہت بڑا ثواب اور اس کو کبھی اِتِّفَاقِیَّہ طور پر چھوڑ دینے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عِتاب اور اس کو چھوڑ دینے کی عادت ڈالنے والے پر جہنّم کا عَذاب ہو گا۔ جیسے نمازِ فَجر کی دو۲ رَکْعَت سُنّت اور نمازِ ظہر کی چار۴ رَکْعَت فَرْض سے پہلے اور دو۲ رَکْعَت فَرْض کے بعد سنتیں اور نمازِ مَغْرِب کی دو۲ رَکْعَت سنّت اور نمازِ عشا کی دو۲ رَکْعَت سنّت۔ یہ نمازِ پنجگانہ کی 12 رَکْعَت سنتیں، یہ سب سُنّتِ مُؤَکَّدَہ ہیں۔

سنت غیر مؤکدہ

سُنّتِ غَیْر مُؤَکَّدَہ وہ ہے جس کو حُضُور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا ہو اور بغیر کسی عُذْر کے کبھی کبھی اس کو چھوڑ بھی دیا ہو۔ اس کو اَدا کرنے والا ثواب پائے گا اور اس کو چھوڑ دینے والا عذاب کا مُسْتَحِق نہیں۔ جیسے عَصْر کے پہلے کی چار۴ رَکْعَت سنّت اور عشا سے پہلے کی چار۴ رَکْعَت سنّت کہ یہ سب سُنّتِ غَیْر مُؤَکَّدَہ ہیں۔ سُنّتِ غَیْر مُؤَکَّدَہ کو سُنّتِ زَائِدَہ بھی کہتے ہیں۔

مستحب

مُسْتَحَب ہر وہ کام ہے جو شَرِیْعَت کی نَظَر میں پسندیدہ ہو اور اس کو چھوڑ دینا

شَرِیْعَت کی نَظَر میں بُرا بھی نہ ہو۔ خواہ اس کام کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا ہو یا اس کی ترغیب دی ہو۔ یا عُلَمائے صَالِحِین نے اسے پسند فرمایا اگرچہ اَحادِیث میں اس کا ذِکْر نہ آیا ہو۔ یہ سب مُسْتَحَب ہیں۔ مُسْتَحَب کو کرنا ثواب اور اس کو چھوڑ دینے پر نہ کوئی عَذاب ہے نہ کوئی عِتاب۔ جیسے وضو کرنے میں قبلہ رُو ہو کر بیٹھنا، نَماز میں بحَالَتِ قِیام سجدہ گاہ پر نظر رکھنا، خُطبہ میں خُلَفائے رَاشِدین وغیرہ کا ذِکْر، مِیلاد شریف، پیرانِ کِبار کے وَظائِف وغیرہ۔ مُسْتَحَب کو مَنْدُوب بھی کہتے ہیں۔

مباح

مُباح وہ کام ہے جس کا کرنا اور چھوڑ دینا دونوں برابر ہو۔ جس کے کرنے میں نہ کوئی ثواب ہو اور چھوڑ دینے میں نہ کوئی عَذاب ہو۔ جیسے لذیذ غِذاؤں کا کھانا اور نفیس کپڑوں کا پہننا وغیرہ۔

حرام

حَرام وہ ہے جس کا ثُبُوت یقینی شَرْعی دلیل سے ہو۔ اس کا چھوڑنا ضَروری اور باعِثِ ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنے والا فاسِق و جہنمی اور گناہِ کبیرہ کا مُرْتکِب ہے اور اس کا اِنْکار کرنے والا کافِر ہے۔ خوب سمجھ لو کہ حَرام فَرْض کا مُقابِل ہے یعنی فَرْض کا کرنا ضَروری ہے اور حَرام کا چھوڑ دینا ضَروری ہے۔

مکروہِ تحریمی

مَکْرُوہِ تَحْرِیمی وہ ہے جو شَرِیْعَت کی ظَنّی دلیل سے ثابِت ہو۔ اس کا چھوڑنا لازِم اور

www.dawateislami.net

باعِثِ ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنے والا فاسِق و جہنمی اور گناہِ کبیرہ حَرام کے کرنے سے کم ہے۔ مگر چند بار اس کو کرلینا گناہِ کبیرہ ہے۔ اچھی طرح ذِہن نشین کرلو کہ یہ واجب کا مُقابِل ہے یعنی واجِب کو کرنا لازِم ہے اور مَکرُوہِ تَحرِیمی کو چھوڑنا لازِم ہے۔

اِساءَت

اِسَاءَت وہ ہے جس کا کرنا بُرا اور کبھی اِتِّفَاقِیَّہ کرلینے والا لائِقِ عِتاب اور اس کو کرنے کی عادت بنالینے والا مُستَحِقِّ عذاب ہے۔ واضِح رہے کہ یہ سُنّتِ مُؤَکّدَہ کا مُقابِل ہے یعنی سُنّتِ مُؤَکّدَہ کو کرنا ثواب اور چھوڑنا بُرا ہے اور اِسَاءَت کو چھوڑنا ثواب اور کرنا بُرا ہے۔

مکروہِ تنزیہی

مَکرُوہِ تَنزِیہی وہ ہے جس کا کرنا شَرِیعت کو پسند نہیں مگر اس کے کرنے والے پر عَذاب نہیں ہوگا۔ یہ سُنّتِ غَیرِ مُؤَکّدَہ کا مُقابِل ہے۔

خلافِ اَولیٰ

خِلافِ اَولیٰ وہ ہے کہ اس کو چھوڑ دینا بہتر تھا لیکن اگر کرلیا تو کوئی مُضائقہ نہیں۔ یہ مُستَحَب کا مُقابِل ہے۔ [1]

بندی بندگی سے ہے

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! ہر تھوڑی سی عَقل رکھنے والی اِسلَامی بہن بھی جانتی ہے کہ جو

[1] .... جنتی زیور، ص ۲۰۹ تا ۲۱۲

www.dawateislami.net

چیز جس کام کے لیے بنائی جائے اگر اُس کام میں نہ آئے تو بے کار ہے، لہٰذا جو اِسْلَامی بہن اپنے خالِق ومالِک کو نہ پہچانے، اُس کی بَنْدَگی و عِبَادَت نہ کرے وہ نام کی بندی تو ہے حقیقت میں نہیں بلکہ ایک بے کار چیز ہے۔ اس لیے ہم کہہ سکتی ہیں کہ عِبَادَت وبَنْدَگی ہی سے بندی، بندی ہے اور اسی سے اس کی فلاحِ دُنْیَوی ونَجاتِ اُخْرَوِی ہے۔ کیونکہ عِبَادَت وبَنْدَگی کی اَصْل ایمان ہے، بغیر اِیمان عِبَادَت بے کار، کہ جڑ ہی نہ رہی تو نتائج کہاں سے حاصِل ہوں گے، اس لیے کہ دَرَخْت اسی وَقْت پھل پھول لاتا ہے جب اس کی جڑ قائم ہو، اگر وہ جڑ ہی جُدا ہو جائے تو پھر بطورِ ایندھن وہ آگ کی خوراک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کافِر لاکھ عِبَادَت کرے اس کا سارا کیا دھرا برباد اور وہ جہنّم کا اِیندھن ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾

(پ۱۹، الفرقان: ۲۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کچھ انہوں نے کام کیے تھے ہم نے قَصد فرما کر انہیں باریک باریک غُبار کے بکھرے ہوئے ذرّے کر دیا کہ رَوزن (روشن دان) کی دھوپ میں نظر آتے ہیں۔

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں زِنْدَگی کی اَنْمول نِعْمَت سے نوازا ہے، ہمیں چاہیے کہ اس کی قَدْر کریں، کیونکہ زِنْدَگی بَرْف کی طرح پگھل رہی ہے اور موت اپنی تمام تر سختیوں سمیت ہماری طَرَف بڑھ رہی ہے۔ بہُت جَلْد ہمیں مرنا، اندھیری قَبْر میں اُتْرنا اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا ہے۔ یقیناً وہ اِسْلَامی بہنیں خوش نصیب ہیں جو مرنے سے قَبْل آخِرَت کی تیّاری کر لیتی ہیں۔

www.dawateislami.net

تجھ کو جانا ہے یہاں سب چھوڑ کر | موت سے غافِل نہ ہو اے بے خَبَر!

لٰہذا زِندَگی کی آخری سانس پوری ہونے سے پہلے پہلے جو بھی وَقْت مُیَسَّر ہو، اسے غنیمت جانئے کہ آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رضا کا ایک آسان ذَرِیْعَہ آپ کو بتا دیا ہے یعنی اس کی بَنْدَگی کو اپنا لیجئے۔ اس مَفْہُوم کو یوں بھی بیان کر سکتی ہیں کہ اس کی بندیاں بن جایئے اور اپنا تَعَلُّق اس کی بَنْدَگی سے جوڑ لیجئے کہ جس کی زِنْدَگی میں بَنْدَگی نہ ہو بھلا وہ بھی کوئی بندی ہے! کیونکہ بَنْدَگی کے بغیر رَضائے خداوندی چاہنے میں شَرْمِنْدَگی ہی شَرْمِنْدَگی ہے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے:

زِنْدَگی بے بَنْدَگی شَرْمِنْدَگی | زِنْدَگی آمد برائے بَنْدَگی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! دنیا کی نُحُوست جہاں ہمیں اپنے ربّ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی کی بارگاہ میں حاضِری کے اِرادے سے باز رکھتی ہے، وہیں اس کی فِکْر بَنْدَگی و اَعمالِ خَیر سے بھی روکتی ہے، ذرا سوچئے! جب دنیا کی فِکْر باعِث رُکاوَٹ ہے تو خود دنیا کس قَدْر رُکاوَٹ کا باعِث ہو گی۔ حالانکہ یہ دنیا عِبادَت وبَنْدَگی بجالانے کی جگہ ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم سب کو اسی مَقْصَد کے لیے پیدا فرمایا ہے، لٰہذا ہم سب پر لازِم ہے کہ ہر اِعْتِبار سے اس کی بَنْدَگی بجالائیں اور اپنے ہر فِعْل کو اپنے مالِک و خالِق عَزَّوَجَلَّ کی مَرضی کے مُطابِق سَرانْجام دیں، کیونکہ اگر ہم نے باوُجُودِ قُدْرَتِ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادَت یا اس کی رَضا کا خَیال نہ رکھا

www.dawateislami.net

بلکہ اپنی شَہوت کی پَیرَوِی میں لگی رہیں اور اس کی عِبادت وبَنْدَگی سے منہ موڑا حالانکہ کوئی عُذر بھی مانِع نہ تھا تو ضَرور اپنے مالِک و مولیٰ کی طرف سے مَلامت وعار کی سَزاوار ہوں گی۔

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے ؎ کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے ؎ بن تو مت انجان آخر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی ؎ عاقل و نادان آخر موت ہے
کیا خوشی ہو دل کو چندِ زیست سے ؎ غمزدہ ہے جان آخر موت ہے
ملکِ فانی میں فنا ہر شے کو ہے ؎ سن لگا کر کان آخر موت ہے
بارہا علمیؔ تجھے سمجھا چکے ؎ مان یا مت مان آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھی اور بُری بندیاں

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اسی دنیا میں رہ کر اَچھّے اَعمال کو اپنا لیجئے تاکہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اچھی اور نیک خَصلَت بندیاں بنیں اور آپ کا شُمار ان بُری اور بد خَصلَت خادِماؤں میں نہ ہو جنہیں ڈرایا جائے تو کام کریں، نہ ڈرایا جائے تو نہ کریں۔ جیسا کہ امام ابن جوزی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بَحْرُ الدُّمُوع میں یہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَقْل فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی بُرے غلام کی طرح نہ بنے کہ اگر خوفزدہ ہو تو کام کرے اور بے خوف ہو تو کام نہ کرے اور نہ تم میں سے کوئی بُرے مزدور کی طرح بنے کہ اگر زیادہ اُجْرَت نہ ملے تو کام نہ کرے۔[1]

[1] .... بحر الدموع، الفصل الثانی عشر، منهاج العابدين وطريق التائبين، ص ۸۲

www.dawateislami.net

حصولِ مراتب کے لیے کیا کرنا چاہئے؟

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! عِبادت کا دَار و مَدار ان تین۳ اُمور پر ہے کہ پہلے عِبادت کی توفیق نصیب ہو، تاکہ اسکی بَنْدَگی کی جاسکے، پھر اس میں جو کمی رہ جائے اسکی اِصلاح کی طرف توَجُّہ دی جائے اور آخر میں یہ عِبادت بارگاہِ خداوندی میں مَقْبول بھی ہو۔ لہٰذا حُصُولِ مَراتِبِ عالیہ کے لیے کوشِش کیجئے کہ آپ کا کوئی کام نَفْس یا دنیا کے لیے نہ ہو، بلکہ آپ کا ہر کام آخِرت کے لیے ہو، یہاں تک کہ آپ کا کھانا پینا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا بلکہ جینا مرنا سب کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہو جائے اور آپ اس فرمانِ باری تعالیٰ کی مِصْدَاق بن جائیں:

اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ (پ۸، الانعام: ۱۶۲)	ترجمۂ کنزالایمان: بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو ربّ سارے جہان کا۔

اس لیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے لیے کچھ حُدُود مُقَرَّر فرما رکھی ہیں اور ہمیں ان سے تجَاوُز کرنے سے مَنْع فرمایا ہے، لہٰذا ہم پر لازِم ہے کہ ہم ان حُدُود کی پاسداری کریں اور انہیں اپنی رائے اور عَقْل کے ترازو میں تولیں نہ پَرکھیں، بلکہ ان کو ہر صُورت میں قبول کرلیں خواہ ہماری عَقْل میں آئیں یا نہ آئیں، ہمارے لیے مُناسِب ہوں یا نہ ہوں، کیونکہ یہی عبُودِیَّت و بَنْدَگی کی شان ہے۔[1]

[1] ...... زواجر، کتاب البیع، الکبیرۃ التاسعۃ والسبعون الی الرابعۃ الثمانین بعد المائۃ، ۱/۴۳۱

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! ہمارا ہر کام سنّت کے مُطابِق ہونا چاہئے، جیسا کہ امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوامر و نواہی (یعنی نیکی کرنے اور بُرائی سے روکنے کے اَحکامات) کی پَیرْوِی کرنے کا نام اِطاعت و عِبادَت ہے۔ خواہ ان کا تعلّق گُفتار سے ہو یا کِردار سے یعنی کچھ کرے یا نہ کرے، بولے یا نہ بولے یہ سب کچھ شَرِیْعَت کے مُطابِق ہونا چاہیے۔[1] مُراد یہ ہے کہ ہمارا ہر عَمَل سُنّتِ مُصطفٰے کا آئینہ دار ہونا چاہئے۔ اگر ہم کوئی کام کریں اور وہ بظاہِر ہمیں عِبادَت مَعْلُوم ہو، مگر وہ کام سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قول و فعل کے مُطابِق نہ ہو تو یہ کام عِبادَت شُمار نہ ہو گا، خواہ وہ نَماز روزہ ہی کیوں نہ ہو۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان دیوانِ سالِک میں کیا خوب اِرشَاد فرماتے ہیں:

بَشَر وہ ہے جس کو تیری جستجو ہے
وُہی لب ہے جس پر تیری گفتگو ہے

تِری یاد آبادِیِ خانۂ دل
دلوں کی تمنّا تیری آرزو ہے

اسے ایک **اللّٰہ** نے ایک بنایا
وہ ہر وَصْف میں لَا شَرِیْکَ لَہٗ ہے

میں وہ سگ نہیں ہوں بہُت در ہوں جسکے
میں وہ سگ ہوں جس کا فقط ایک تُو ہے

نَماز و اَذاں کَلِمہ و ذِکْر و خُطْبہ
یہ سب پھول ہیں ان کا تُو رنگ و بُو ہے

تمہاری سلامی نَمازوں میں داخِل
تَصَوُّر تیرا شَرْط مِثْلِ وُضو ہے

تمہاری اِطاعَت خُدا کی عِبادَت
تیرا تذْکِرہ ذِکْرِ حق ہُو بَہُو ہے

[1] .... ایھا الولد، ص ۱۵

www.dawateislami.net

دمِ نزع سالک کا سر ہو ترا در | یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا صرف فرائض پر عمل کافی ہے؟

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! بارگاہِ خُداوندی تک رَسائی حاصِل کرنے کے ذرائع اگرچہ بہُت زیادہ ہیں، مگر ان میں سب سے زیادہ مَحبُوب ذریعہ فرائض کی ادائیگی ہے۔ جیسا کہ ایک حدِیثِ قُدسی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے میرا قُرب چاہتا ہے ان میں مجھے سب سے زیادہ فرائض پسند ہیں۔ [2] لِہٰذا اگر ان فرائض میں غور وفِکر کریں تو مَعلُوم ہو گا کہ ہر مسلمان پر دو۲ قِسم کی عِبادات فَرض ہیں۔ ایک وہ جن کا تَعَلّق ظاہِری اَعضا و جوارِح سے ہے یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نِکاح، طلاق، خرید و فَروخت وغیرہ۔ جبکہ دوسری وہ جن کا تَعَلّق قَلب سے ہے مَثلاً مُنجِیات یعنی عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہ کا حُصُول اور باطنی گناہ مَثلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہ سے بچاؤ اور مُہلِکات یعنی ہَلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ جھوٹ، غیبت، چُغلی اور بُہتان وغیرہ کے مُتَعلِّق ضَروری مَعلُومات۔ چُنانچہ فرائض کے عِلاوہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جس قدر عِبادت کی جاتی ہے وہ اس کا مزید قُرب حاصِل کرنے کے لیے ہے۔ جیسا کہ مذکُورہ حدِیثِ قُدسی میں ہی ہے کہ میرا بندہ نَوافِل کے ذَرِیعے میرا قُرب حاصِل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں

[1] ...... رسائل نعیمیہ، دیوان سالک، ص ۲۰

[2] ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ص ۱۵۹۷، حدیث: ۶۵۰۲، ملتقطاً

www.dawateislami.net

اس سے مَحبَّت کرنے لگتا ہوں، پھر جب اس سے مَحبَّت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔[1]

مَعْلُوم ہوا فرائض و واجبات کی اَدائیگی ہم پر لازِم ہے جو ہم نے ہر صُورت میں ادا کرنی ہے اور اگر ہم کَثْرت سے ذِکْر و فِکْر اور دیگر عِبادات نہ بھی کر سکیں تو یہی ہمارے لیے کافی ہے۔ البتہ! رب کا مزید فَضْل و کَرَم پانے کے لیے ہمیں چاہیے کہ دیگر عِبادات بھی گاہے بگاہے مُسْتَقِل مِزاجی سے بجالائیں۔ اگر ہم اَمیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی اِنْعَامات کے رسالے کو ہی روزانہ کی بنیاد پر پُر کرنا شروع کر دیں تو یقیناً فرائض کے ساتھ ساتھ دیگر نفلی عبادات پر بھی عَمَل ہوتا رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

عبادت کے دنیاوی فوائد

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! عِبادَت کا اُخْرَوِی فائدہ تو یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی عِبادَت گزار بندیوں کو عِبادَت کی بَرَکت سے جہاں آخِرت میں جنّت کی بے شُمار نعمتیں عَطا فرمائے گا وہیں دنیا میں بھی بَہُت سے فوائد سے نوازتا ہے۔ مثلاً

﴿1﴾ روزی بڑھنا ﴿2﴾ مال و سامان و اولاد ہر چیز میں بَرَکت ہونا

﴿3﴾ بَہُت سی دنیاوی تکلیفوں اور پریشانیوں کا رفع ہو جانا

﴿4﴾ بَہُت سی بلاؤں کا ٹَل جانا

[1] ......بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ص۱۵۹۷، حدیث: ۶۵۰۲ ملتقطًا

www.dawateislami.net

﴿5﴾ سب کے دِلوں میں اس کی مَحَبَّت پیدا ہو جانا

﴿6﴾ نُورِ ایمان کی وجہ سے چہرے کا بارونق ہو جانا

﴿7﴾ عمر کا بڑھ جانا ﴿8﴾ پیداوار میں خیر وبَرَکت ہو جانا

﴿9﴾ بارِش ہونا ﴿10﴾ ہر جگہ عزت وآبرو ملنا

﴿11﴾ فاقہ سے بچا رہنا ﴿12﴾ دن بدن نعمتوں میں ترقی ہونا

﴿13﴾ بہُت سی بیماریوں سے شِفا پا جانا

﴿14﴾ آئندہ آنے والی نسلوں کو فائدہ پہنچنا

﴿15﴾ شادمانی ومَسَرَّت اور اطمینانِ قلب کی زِنْدَگی نصیب ہونا۔[1]

نَفْلی عِبادَت سے مُراد

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! نَفْل کا لُغوِی معنٰی زائد ہونا ہے اور اِصْطِلَاح میں وہ عِبادَت ہے جو فرائض وواجبات پر زائد ہو۔ اس کے کرنے پر ثواب ملتا ہے اور تَرْک پر عذاب نہیں ہوتا۔[2] مُفَسّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نفلی عِبادَت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **جس عِبادَت کا شَرِیْعَت نے مُکَلَّف نہ کیا ہو بندہ اپنی خوشی سے کرے۔**[3] یعنی نمازِ پنج گانہ میں 17 رَکْعَت فَرض اور تین۳ رَکْعَت وِتْر

[1] ...... جنتی زیور، ص۱۴۳-۱۴۴ بتصرف

[2] ...... تلخیص اصول الشاشی، ص۱۰۷ ملتقطاً

[3] ...... مراٰۃ المناجیح، نوافل کا باب، پہلی فصل، ۲/ ۳۰۰

www.dawateislami.net

واجِب کے عِلاوہ جو نماز ادا کی جائے وہ نَفْل نماز کہلائے گی اسی طرح اگر رَمَضانُ الْمُبارَک یا مَنّت کے روزوں کے عِلاوہ کسی دِن روزہ رکھا یا زکوٰۃ کے سِوا راہِ خُدا میں مال خَرْچ کیا، فریضۂ حج اَدا کرنے کے بعد دوبارہ حج کیا تو یہ تمام عِبادات نَفْلی عِبادَت شُمار ہوں گی۔

آیئے! اب ان مُختَلِف نَفْلی عِبادتوں میں سے چند ایک کا صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی سیرت کی روشنی میں مُختَصر جائزہ لیتی ہیں:

نَفْل نمازیں اور صَحابِیّات طَیِّبات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ نَفْل نمازوں کا کس قَدْر اِہتِمام فرمایا کرتی تھیں، اس کے لیے اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا زَیْنَب بِنْتِ جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی بہن حضرت سَیِّدَتُنا حَمْنَہ بِنْتِ جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مُتَعَلِّق مَرْوِی یہی رِوایَت کافی ہے کہ ایک بار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَسْجِد شریف میں تشریف لائے تو دیکھا کہ دو۲ سُتونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی ہے، اس کے مُتَعَلِّق دَرْیافْت فرمایا تو مَعْلُوم ہوا کہ یہ رسی جناب حَمْنَہ بِنْتِ جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے باندھ رکھی ہے، جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاتی ہیں تو اس کا سہارا لے لیتی ہیں۔ اس پر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ مَدَنی پھول اِرشَاد فرمایا کہ انہیں چاہیے کہ وہ اتنی ہی نماز پڑھا کریں جس قَدْر طاقت رکھتی ہیں اور جب تھک جایا کریں تو بیٹھ جائیں۔ [1] قرآن و حدیث میں نَفْل نماز کی چونکہ

[1] .... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب النعاس فی الصلاۃ، ص ۲۱۵، حدیث: ۱۳۱۲

www.dawateislami.net

کئی ایک صُورتیں مَنقُول ہیں مثلاً صلاۃُ اللیل و نمازِ تہجُّد اور اِشْراق وچاشت وغیرہ۔ لٰہذا آیئے! صحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ کی حیاتِ طیبہ کی روشنی میں مُلاحظہ کرتی ہیں کہ وہ ان نمازوں کا کس قدر اِہتِمام فرمایا کرتی تھیں:

صلوٰۃُ اللّیل

مدنی پنج سورہ میں صفحہ ۲۶۹ پر ہے: رات میں بعد نمازِ عشا جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلاۃُ اللّیل کہتے ہیں اور رات کے نَوافِل دِن کے نَوافِل سے اَفْضَل ہیں کہ صحیح مسلم شریف میں ہے: سیِّدُ المُبلِّغین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: فرضوں کے بعد اَفْضَل نماز رات کی نماز ہے۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 21 سورۃُ السَّجدۃ آیت نمبر 16 اور 17 میں اِرشاد فرماتا ہے:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

(پ۲۱، السجدۃ: ۱۶، ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جُدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے ربّ کو پکارتے ہیں ڈرتے اور اُمّید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں مَعلُوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے صِلہ ان کے کاموں کا۔

[1] .... مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، ص ۴۲۴، حدیث: ۱۱۶۳

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! یہ آیتِ مُبارَکہ اگرچہ صحابۂ کِرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کی شان میں نازِل ہوئی مگر صحابِیّات طیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ بھی ان سے اس صَف میں پیچھے نہ تھیں۔ جیسا کہ حضرتِ علّامہ شیخ عبد الحق محدِّث دہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی مَدَارِجُ النُّبُوَّت میں حضرتِ سیِّدُنا اِمامِ حَسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کو اس حالَت میں بھی دیکھا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا مَسْجِدِ بَیْت کے مِحْرَاب میں ساری ساری رات نَماز پڑھتی رہتیں یہاں تک کہ صُبْح طُلُوع ہو جاتی۔[1] یہی نہیں بلکہ ایک رِوایت میں تو یہاں تک ہے کہ سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا اور اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے شادی کے پہلے تین۳ دن اور رات اس حالَت میں بَسر کیے کہ دِن کے وَقْت روزہ رکھتے اور رات عِبادَت میں گزارتے، یہاں تک کہ چوتھے روز حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل امین عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر عَرْض کی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام بھیجتا ہے اور اِرشاد فرماتا ہے کہ علی اور فاطمہ نے تین۳ دن سے نیند اور بِسْتَر کو تَرْک کر رکھا ہے، عِبادَت اور روزوں میں مَصْرُوف ہیں، ان سے اِرشاد فرمائیے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہاری وجہ سے مُقرَّب ملائکہ پر فَخْر فرما رہا ہے اور یہ کہ تم دونوں بروزِ قِیامت گنہگاروں کی شَفاعَت کرو گے۔[2]

[1] .... مدارج النبوت، قسم پنجم، باب اول در ذکر اولاد، وصل دختران آنحضرت علیہ السلام، ۲/۴۶۱

[2] .... الروض الفائق، المجلس الثامن والاربعون: فی زواج علی... الخ، ص۲۷۸ ملخصًا

www.dawateislami.net

رات پوے تے بے درداں نوں نیند پیاری آوے

درد منداں نوں یاد سجن دی سُتیاں آن جگاوے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صلاۃُ اللَّیل کی ایک قِسْم تَہَجُّد ہے کہ عشا کے بعد رات میں سو کر اُٹھیں اور نَوافِل پڑھیں، سونے سے قَبْل جو کچھ پڑھیں وہ تَہَجُّد نہیں۔ کم سے کم تَہَجُّد کی دو۲ رکعتیں ہیں اور حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آٹھ۸ تک ثابِت۔(1) اِس میں قِراءَت کا اِختیار ہے کہ جو چاہیں پڑھیں، بہتر یہ ہے کہ جتنا قرآن یاد ہے وہ تمام پڑھ لیجئے، ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر رَکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین۳ تین۳ بار سورہ اِخلاص پڑھ لیجئے کہ اِس طرح ہر رَکعت میں قرآنِ کریم خَتْم کرنے کا ثواب ملے گا، ایسا کرنا بہتر ہے، بَہَر حال سورہ فاتِحہ کے بعد کوئی سی بھی سورت پڑھ سکتے ہیں۔(2) اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کے مُتَعَلِّق مَروِی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا روزانہ بِلاناغہ نمازِ تَہَجُّد پڑھا کرتی تھیں۔(3)

پیاری پیاری اِسْلامی بہنو! جو بھی عَمَل اپنائیں مُسْتَقِل مزاجی سے اپنائیں، یہ نہیں کہ مَدَنی مُذاکرہ و بیان سن کر عِبادَت کا جذبہ دِل میں بیدار ہو تو جوش میں آ کر ساری ساری رات عِبادَت میں گزارنا شروع کر دیں، پھر چند دن کے بعد ہی تھک جائیں، کبھی گھریلو کام کاج کی

(1) .... بہار شریعت، سنن ونوافل کا بیان، ۱/۶۷۷-۶۷۸ ملتقطاً

(2) .... مدنی پنج سورہ، ص ۲۷۰ بحوالہ فتاویٰ رضویہ، ۷/۴۴۷ ملخصاً

(3) .... سیرت مصطفیٰ، ص ۶۶۰ بتصرف

www.dawateislami.net

زِیادَتی کی وجہ سے تھکن عِبادَت میں حائل ہو جائے تو کبھی کسی اور رُکاوٹ کے سبب ناغہ ہو جائے۔ لہٰذا یاد رکھئے! بلاشبہ ربّ تعالیٰ کی عِبادَت وبَنْدَگی کے لیے آپ کا اپنی نیند کو تَرْک کرنے کا جذبہ قابِلِ صد ستائش ہے جس کا اَجر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا ربّ تبَارَکَ وَ تَعَالٰی آپ کو ضَرور عَطا فرمائے گا، کیونکہ آپ کا پروردگار عَزَّوَجَلَّ آپ کو اَجْر و ثَواب اور اپنی نوازِشوں سے نوازتا ہی رہے گا، بس یہ آپ ہی ہیں جو تھک ہار کر بیٹھ جائیں گی۔ چُنَانْچِہ،

ایک رِوایَت میں ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا حولا بِنْتِ تُوَیْت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ساری ساری رات نماز پڑھنے میں گزار دیتی تھیں۔ ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا گزر اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس سے ہوا تو اس وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ان کے پاس تشریف فرما تھے۔ چُنَانْچِہ اُمُّ الْمُؤمِنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے حضرت سَیِّدَتُنا حولا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مُتَعَلِّق سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتایا کہ لوگ ان کے بارے میں خیال کرتے ہیں کہ یہ رات بھر نہیں سوتیں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گویا تصدیق کرتے ہوئے دَرْیَافْت فرمایا: کیا واقعی یہ رات بھر نہیں سوتیں؟ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نصیحت بھرا مَدَنی پھول اِرشَاد فرمایا: اتنا ہی عَمَل کرو جتنی تمہیں طاقت ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ (اَجر عطا فرمانے سے) نہیں اکتاتا بلکہ تم لوگ اکتا جاتے ہو۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] .... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب امر من نعس... الخ، ص ۲۸۴، حدیث: ۷۸۵

www.dawateislami.net

اشراق و چاشت

سُورج طُلُوع ہونے کے کم از کم 20 یا 25 مِنَٹ بعد سے لے کر ضَحْوَۂ کُبریٰ تک نمازِ اِشْراق کا وَقْت رہتا ہے۔ جبکہ نمازِ چاشت کا وَقْت آفتاب بُلَند ہونے سے زَوال یعنی نِصْفُ النَّہار شَرْعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔[1] نمازِ اِشْراق کے فوراً بعد بھی چاہیں تو نمازِ چاشت پڑھ سکتے ہیں۔[2]

سرورِ کائنات، فَخْرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ اِشْراق کی فضلیت بیان کرتے ہوئے اِرشَاد فرماتے ہیں: جو نمازِ فَجْر باجماعَت ادا کرکے ذِکْرُ اللّٰہ کرتا رہے یہاں تک کہ آفتاب بُلَند ہوجائے پھر دو رکعتیں پڑھے تو اسے پورے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔[3] ایک اور جگہ اِرشَاد فرمایا: جو شخص نمازِ فَجْر سے فارِغ ہونے کے بعد اپنے مُصَلّے میں (یعنی جہاں نماز پڑھی وہیں) بیٹھا رہا حتّٰی کہ اِشراق کے نَفْل پڑھ لے صِرف خیر ہی بولے تو اُس کے گناہ بَخْش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔[4]

حدیثِ پاک کے اس حصّے **اپنے مصلّے میں بیٹھا رہے** کی وَضاحت کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قارِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: یعنی مَسْجِد یا گھر میں اِس حال میں رہے کہ

---

[1] .... بہارِ شریعت، سُنن و نوافل کا بیان، ۱/ ۶۷۶

[2] .... مدنی پنج سورہ، ۲۶۹-۲۷۸ بتصرف وملتقطاً

[3] .... ترمذی، ابواب السفر، باب ماذکر مما یستحب من الجلوس... الخ، ص ۱۷۱، حدیث: ۵۸۶

[4] .... ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الضحی، ص ۲۱۱، حدیث: ۱۲۸۷

www.dawateislami.net

ذِکْر یا غور و فِکْر کرنے یا عِلْمِ دین سیکھنے سکھانے یا بیتُ اللہ کا طواف کرنے میں مَشْغُول رہے، نیز صِرف خیر ہی بولے کے بارے میں فرماتے ہیں: یعنی فَجْر اور اِشْراق کے درمیان خَیر یعنی بھلائی کے سِوا کوئی گفتگو نہ کرے کیونکہ یہ وہ بات ہے جس پر ثواب مُرتَّب ہوتا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نمازِ چاشت کے ثُبُوت پر سب سے قَوِی رِوایت بھی ایک صحابیہ سے ہی مَرْوِی ہے جو کہ اَمِیرُ الْمُومِنین حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی سگی بہن ہیں، یہی وہ صحابیہ ہیں جن کے گھر سے آقائے دوجہاں، سیّاحِ لامکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَبِ مِعْراج اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیدار کے لیے تشریف لے گئے تھے، اس جلیل القدر ہستی کا نام حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ ہانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ہے۔[2]

کثیر صحابیات کا اس نماز کی ادائیگی پر عَمَل رہا مگر اُمُّ الْمُومِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مُتَعَلِّق مَنْقُول ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نمازِ چاشت کی پابندی میں بہت مُمتاز تھیں۔ چُنانْچِہ،

نمازِ چاشت پر مُواظبت

مَنْقُول ہے کہ اُمُّ الْمُومِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا چاشت کی آٹھ ۸ رَکعتیں پڑھا کرتیں اور فرماتیں کہ اگر (اس وَقْت) میرے ماں باپ بھی اُٹھا دیئے

[1] ...... مرقاۃ، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الضحی، الفصل الثانی، ۳/۳۵۸، تحت الحدیث: ۱۳۱۷ ملتقطًا

[2] ...... ماخوذ از مراۃ المناجیح، نماز چاشت، پہلی فصل، ۲/۲۹۶

www.dawateislami.net

جائیں تب بھی میں یہ رَکعتیں نہ چھوڑوں۔[1] مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی اگر اِشراق کے وَقْت مجھے خبر ملے کہ میرے وَالِدَین زِندہ ہو کر آ گئے ہیں تو میں اُن کی مُلاقات کے لیے یہ نَفْل نہ چھوڑوں بلکہ پہلے یہ نَفْل پڑھوں پھر اُن کی قَدَم بوسی کروں۔[2]

روزانہ بارہ رکعت پر مداومت

اُمُّ الْمُومِنِین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مُتَعَلِّق مَروِی ہے کہ آپ فرائض کے عِلاوہ بھی کثْرَت سے نَماز کا اِہتِمام فرمایا کرتی تھیں۔ چُنانچِہ اُمُّ الْمُومِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ اور سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے مَروِی ہے: رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص 12 رَکعت سنتیں پابندی سے ادا کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے جنّت میں گھر بنائے گا۔ (وہ رکعتیں یہ ہیں) ۴چار نمازِ ظہر سے پہلے اور ۲دو بعد میں، ۲دو مغرب کے بعد، ۲دو عشا کے بعد اور ۲دو فجر سے پہلے۔[3]

ان 12 رکعات کے مُتَعَلِّق اُمُّ الْمُومِنِین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں ہمیشہ یہ رکعتیں پڑھتی ہوں۔[4] ایک اور رِوایت میں یہ اَلْفاظ ہیں: جب سے میں

[1] ......موطا امام مالک، کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب صلاۃ الضحی، ص۹۷، حدیث: ۳۶۶

[2] ...... مراٰۃ المناجیح، نماز چاشت، تیسری فصل، ۲/ ۲۹۹

[3] ......ترمذی، ابواب السہو، باب ماجاء فی من صلی... الخ، ص۱۲۶، حدیث: ۴۱۴

[4] ......مسند احمد، مسند النساء، ۱۱۵۱ - حدیث ام حبیبۃ... الخ، ۱۱/ ۱۰۰، حدیث: ۲۷۵۳۲

www.dawateislami.net

نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ان رکعات کے مُتعلّق سنا ہے تب سے کبھی ان کی ادائیگی کو تَرک نہیں کیا۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابِیّات طیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی نَفْلی نماز پر اِس قَدْر اِسْتِقامت اُن عورتوں کے لیے تازیانۂ عِبرت (عِبرت کا کوڑا) ہے جو ساری ساری رات لَغْوِیات میں وَقْت برباد کرتیں اور پھر صُبْح دیر تک سوتی رہتی ہیں۔ نَفْل نماز تو کیا فرائض میں بھی سستی بلکہ بعض نادان تو سِرے سے ہی نماز چھوڑ دینے کی عادِی ہوتی ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نمازِ پنج گانہ کے ساتھ ساتھ نَوافِل پڑھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مشہور صوفی شاعر مولانا محمد عبد السمیع بیدل رام پوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے شعری مجموعہ نُورِ ایمان میں نماز کے مُتعلّق فرماتے ہیں:

جَلْوہ ہے خاص رَحمتِ حق کا نماز میں
اَنْوارِ قُدْس کا ہے نظارہ نماز میں

مولیٰ سے اپنے مِلتا ہے بندہ نماز میں
اُٹھ جاتا ہے جُدائی کا پردہ نماز میں

آ پہنچا خاص اپنے شہنشاہ کے حُضور
جب بندہ ہاتھ باندھ کے آیا نماز میں

مولیٰ میں اور بندہ میں رہتا نہیں حِجاب
بے پردہ ہے تجلّیِ مولیٰ نماز میں

جب ہاتھ اُٹھائے باندھ کے نِیَّت تو یوں سمجھ
دونوں جہان سے ہاتھ اُٹھایا نماز میں

کیا جانے تو رُکُوع و سُجُود و قُعُود کو
ہے کن حقیقتوں کا اِشارہ نماز میں

اَلْحَمْد کی شروع تو ہر کَلِمَہ کا جواب
مَعْبُودِ ذوالجلال سے پایا نماز میں

(1) ...... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل السنن... الخ، ص ۲۶۴، حدیث: ۷۲۸

www.dawateislami.net

حَمد و ثنا دُرُود و قِراءت دُعا سلام | ہے جمیع ہر طرح کا وظیفہ نماز میں
تَن کی صَفائی حق کی رضا دل کی روشنی | اے بندے خوبیاں نہیں کیا کیا نماز میں
قبلہ کر اپنے قلب کا ربِّ کریم کو | جس طرح منہ کا قبلہ ہے کعبہ نماز میں
کیوں دَر بدَر پھرے وہ مَدد مانگتا کہ جو | اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن ہے پڑھتا نماز میں
پڑھ پڑھ کے تو نماز، دُعا صِدقِ دِل سے مانگ | مَقْصَد وہ کیا ہے جو نہیں مِلتا نماز میں
مَدہوش و مَستِ خواب، سحر میں ہے بے نماز | اور اُٹھ کے آیا عاشِقِ مولا نماز میں
مَت کر قضا نماز، کھڑی سَر پہ ہے قضا | سُن مالِکِ قضا کا تقاضا نماز میں
گر قبْر کی اندھیری سے ڈرتا ہے، پڑھ نماز | ہے ظُلْمتِ لَحَد کا اُجالا نماز میں
نَرمی سے کرتا ہے ملک الموت قبْض جان | تلخیِ موت کا ہے مُداوا نماز میں
یہ قبْر میں اَنیس، یہ مَحشَر میں ہو شفیع | عُقبیٰ کی راحتیں ہیں سراپا نماز میں
رکھے گا سَر بُلند انہیں پاک بے نیاز | ہے جن کا سَر نیاز سے جھکتا نماز میں
بیدلؔ نماز کیوں نہ ہو مِعْرَاجِ مُومِنِین | پاتا عُروج و قُرب ہے بندہ نماز میں [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نفلی روزے اور صحابِیّات طیِّبات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فَرض روزوں کے عِلاوہ نَفْل روزے بھی رکھنے چاہئیں کہ اس میں بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں اور ثواب تو اِتنا ہے کہ جی چاہتا ہے بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مزید دینی فوائد میں ایمان کی حِفَاظت، جہنَّم سے نجات اور جنَّت کا

[1] .... نورِ ایمان، ص ۴۷

www.dawateislami.net

حُصُول شامِل ہیں اور جہاں تک دُنْیَوی فوائد کا تَعَلُّق ہے تو روزہ میں دن کے اندر کھانے پینے میں صَرْف ہونے والے وَقْت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصلاح اور بَہُت سارے اَمْراض سے حِفَاظَت کا سامان ہے اور تمام فوائد کی اَصل یہ ہے کہ اِس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔[1] اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ میرے سر تاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو بندہ روزہ کی حالَت میں صُبح کرتا ہے، اُس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اَعْضا تسبیح کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رَہنے والے (فِرِشتے) اس کے لیے سورج ڈوبنے تک مَغْفِرَت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دُو رَکْعتیں پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اس کیلئے نُور بن جاتی ہیں اور حُورِ عِین (یعنی بڑی آنکھوں والی حُوروں) میں سے اُس کی بیویاں کہتی ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کو ہمارے پاس بھیج دے ہم اس کے دیدار کی بَہُت زِیادہ مُشتاق ہیں اور اگر وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یا سُبْحٰنَ اللہِ یا اللہُ اَکْبَر پڑھتا ہے تو 70 ہزار فِرِشتے اُس کا ثواب سُورَج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نَفْل روزوں پر حاصِل ہونے والے اَجر و ثواب کے حُصُول کے لیے صَحابِیّات طَیِّبَات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کس قَدْر اِہتمام فرمایا کرتیں دَرْج ذیل رِوایات سے مُلَاحَظہ کیجئے:

[1] ...... فیضان سنت، ۱/ ۱۳۳۳

[2] ...... شعب الایمان، ۲۳-باب فی الصیام، فضائل الصوم، ۳/ ۲۹۹، حدیث: ۳۵۹۱

www.dawateislami.net

﴿1﴾ سخت گرمی میں بھی روزہ نہ چھوڑا

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اس قدْر روزے رکھا کرتی تھیں کہ اس کے سبب کمزور ہو جایا کرتیں۔[1] ایک مرتبہ (آپ کے بھائی) حضرت سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما عَرَفہ کے دِن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس تشریف لائے، دیکھا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا روزے سے ہیں اور (گرمی کی شدّت کے باعث) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پر پانی چھڑکا جا رہا تھا۔ عرض کرنے لگے: آپ روزہ اِفطار کر لیجئے۔ فرمانے لگیں: میں اِفطار (کیسے) کروں؟ کیونکہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ اِرشاد فرماتے سنا ہے کہ عَرَفہ کے دِن کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفّارہ ہے۔[2]

﴿2﴾ کثرتِ صیام کی برکت

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا عِبادَتِ اِلٰہی کی بے حد شوقین تھیں، اس قدْر عِبادَت میں مگن رہتیں کہ دن روزہ میں اور رات بارگاہِ خُداوندی میں بَسر فرماتیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے اس عَمَل کو اتنی پذیرائی ملی کہ ایک مرتبہ حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو طلاق دینے کا اِرادہ فرمایا تو بحُکمِ خُداوندی جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حاضِر ہو کر عَرض کی: لَا تُطَلِّقْهَا فَاِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَاِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ۔ یعنی انہیں طلاق نہ دیجئے کیونکہ یہ روزہ دار و شب بیدار ہیں

[1] ...... حلیة الاولیاء، ذکر النساء الصحابیات، ۱۳۴-عائشة زوج رسول الله، ۲/۵۷، رقم: ۱۴۶۹

[2] ...... مسند احمد، ۱۱۴۴-حدیث السیدة عائشة، ۱۰/۲۶۷، حدیث: ۲۵۷۱۲

اور یہ جنّت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اہلیہ ہیں۔[1] آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے شب بیداری اور دن میں روزہ رکھنے کا عَمَل پوری زِنْدَگی بر قرار رکھا یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے روزے کی حالت میں ہی داعیِ اَجَل کو لَبَّیْك کہا۔[2]

(3) شکرانۂ نعمت پر روزوں کا اہتمام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسی طرح بعض صحابِیات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کا یہ مَعْمُول بھی رہا کہ جب انہیں کوئی خوشی کی بات پہنچتی یارب تعالیٰ کی طرف سے کسی نِعْمَت سے سرفراز ہوتیں تو شکرانے کے طور پر عِبادَتِ الٰہی بجالاتیں، جیسا کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا زَیْنَب بِنْتِ جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے سرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِکاح کی خوشی میں صَدَقَہ و خیرات کے ساتھ ساتھ کثیر روزوں کا اِہتِمام بھی فرمایا۔چُنانْچِہ،

سیرتِ مصطفٰے صفحہ نمبر 670 پر ہے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارِثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ان کا نِکاح کرادیا تھا مگر چونکہ حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا خاندانِ قریش کی ایک بہُت ہی شاندار خاتون تھیں اور حُسْن و جمال میں بھی یہ خاندانِ قریش کی بے مِثال عورت تھیں اور حضرت زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو گو کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آزاد کرکے اپنا مُتَبَنّٰی (منہ بولا بیٹا) بنالیا تھا مگر پھر بھی چونکہ وہ پہلے غلام تھے اس لیے حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ان سے خوش نہیں

---

[1] .... معجم کبیر، حفصۃ بنت عمر بن الخطاب، ۱۰/۸، حدیث: ۱۸۸۲۷

[2] .... اصابہ، کتاب النساء، حرف الحاء، ۱۱۰۵۳-حفصۃ بنت عمر بن الخطاب، ۸/۹۵

www.dawateislami.net

تھیں اور اکثر میاں بیوی میں اَن بَن رہا کرتی تھی یہاں تک کہ حضرت زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کو طلاق دیدی۔ اس واقعہ سے فطری طور پر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قلبِ نازُک پر صدْمہ گزرا۔ چنانچہ جب ان کی عِدّت گزر گئی تو محض حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کی دِلجوئی کے لیے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کے پاس اپنے نِکاح کا پیغام بھیجا۔ رِوایت ہے کہ یہ پیغامِ بَشارت سن کر حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا نے دو۲ رَکعت نماز ادا کی اور سجدہ میں سر رکھ کر یہ دُعا مانگی کہ خداوندا! تیرے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھے نِکاح کا پیغام دیا ہے اگر میں تیرے نزدیک ان کی زَوجِیّت میں داخِل ہونے کے لائق ہوں تو یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ! تو ان کے ساتھ میرا نِکاح فرما دے ان کی یہ دُعا فوراً ہی قبول ہوگئی اور یہ آیت نازِل ہوئی:

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا (پ۲۲، الاحزاب:۳۷)	ترجمہ: جب زید نے اس سے حاجت پوری کر لی (زینب کو طلاق دے دی اور عِدّت گزر گئی) تو ہم نے اس (زینب) کا آپ کے ساتھ نِکاح کر دیا۔

اس آیت کے نُزُول کے بعد حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ کون ہے جو زینب کے پاس جائے اور اس کو یہ خوشخبری سنائے کہ اللہ تعالٰی نے میرا نِکاح اس کے ساتھ فرما دیا ہے۔ یہ سن کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ایک خادِمہ دوڑتی ہوئی حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کے پاس پہنچیں اور یہ آیت سنا کر خوشخبری دی۔ حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا اس بَشارت سے اس قدْر خوش ہوئیں کہ اپنا زیور اُتار کر اس خادِمہ کو اِنْعام میں دے

www.dawateislami.net

دیا اور خود سجدہ میں گر پڑیں اور اس نِعْمَت کے شکریہ میں ۲ماہ لگاتار روزہ دار رہیں۔ (۱)

جو سر پہ رکھنے کو مِل جائے نَعلِ پاکِ حُضُور

تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ ہر پیر و جمعرات کا روزہ

زوجۂ حضرتِ عبّاس سَیِّدَتُنا اُمِّ فَضْل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بارے میں یہ ذِکْر مِلتا ہے کہ انہیں عِبادَتِ اِلٰہی سے بہُت قلبی لگاؤ تھا، اسی سَبَب آپ کا مَعْمُول تھا کہ ہفتے میں ۲دن روزہ کی حالَت میں رہتیں۔ ان کے بیٹے حضرت **عبد اللہ** بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنی والِدۂ محترمہ کی عِبادَتِ خداوندی سے محبَّت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میری والِدۂ محترمہ کو روزہ سے اس قَدْر محبَّت تھی کہ ہر پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتیں۔ (۲)

﴿5﴾ روزے دار گھرانہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایک مرتبہ ایک صحابی نے رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر عَرْض کی: حُضُور! مجھے کسی عَمَل کا حکم اِرشاد فرمایئے۔ تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اپنے اُوپَر روزہ لازِم کرلو، کہ روزے جیسا کوئی عَمَل نہیں۔ اس نصیحت کے بعد اس صحابی کو ہی نہیں بلکہ ان کی زوجہ کو

---

[۱] ...... سیرت مصطفٰی، ص ۶۷۰ تا ۶۷۲

[۲] ...... طبقات کبریٰ، تسمیۃ غرائب نساء العرب... الخ، ۴۲۲۵-ام الفضل، ۸/ ۲۱۷

www.dawateislami.net

بھی ہمیشہ روزہ کی حالت میں ہی دیکھا گیا۔ اگر کبھی دن کے اَوقات میں ان کے گھر سے دُھواں اُٹھتا دکھائی دیتا تو سب جان جاتے کہ آج ان کے گھر میں کوئی مہمان آیا ہے۔[1]

﴾6﴿ فوت شدہ کی طرف سے روزے رکھنا

ایک مرتبہ کسی عورت نے بارگاہِ نبوّت میں عَرض کی: **یَارَسُوْلَ الله** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری ماں پر ایک مہینے کے روزے تھے کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں؟ تو اِرشَاد ہوا: ہاں! ان کی طرف سے روزے رکھ سکتی ہو۔[2][3]

﴾7﴿ مسلسل روزے رکھنے کی شکایت

حضرت سَیِّدُنا صفوان بن مُعَطَّل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ محترمہ اس قَدْر تسلسل سے نَفْل روزے رکھنا شروع کر دیتیں کہ کوئی ناغہ ہی نہ کرتیں تو وہ انہیں مَنْع کیا کرتے، اس پر

---

[1] ......مسند احمد، ۹۴۸-حدیث ابی امامة الباهلی...الخ، ۹/۱۶۴، حدیث: ۲۲۷۷۵ مفهومًا

[2] ...... روزہ خالِص بدنی عِبادَت ہے جس میں نِیابَت (قائم مقامی) ناجائز ہے، ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: **لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى** (ترجمۂ کنز الایمان: آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش) (پ۲۷، النجم: ۳۹) اور فرماتا ہے: **لَهَا مَا كَسَبَتْ** (ترجمۂ کنز الایمان: ان کیلئے ان کی کمائی) (پ۱، البقرة: ۱۴۱) اور فرماتا ہے: **وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ** (ترجمۂ کنز الایمان: اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا) (پ۲، البقرة: ۱۸۴) حُضُور اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِرشَاد فرماتے ہیں: نہ کوئی کسی کی طرف سے نَماز پڑھے، نہ روزے رکھے۔ یہاں (اس حدیث پاک میں) روزوں کا کفارہ دینا مُراد ہے یعنی تم اپنی ماں کے روزوں کا فدیہ دے دو جو حکمًا روزہ ہے۔
(مراٰۃ المناجیح، باب کون شخص صدقہ واپس نہ لے، پہلی فصل، ۳/۱۳۲)

[3] ......مسلم، کتاب الصیام، باب قضاء الصیام عن المیت، ص ۴۱۵، حدیث: ۱۱۴۹

www.dawateislami.net

انہوں نے بارگاہِ نبوّت میں شکایت کر دی۔ مسلسل روزے رکھنے کی وجہ سے چونکہ حُقوقِ زوجین کی ادائیگی میں کوتاہی بھی ہو رہی تھیں اس لیے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں سمجھایا اور مُطلَق حکم اِرشاد فرما دیا کہ کوئی بھی عورت اپنے شوہر کی مرضی کے بغیر (نفل) روزہ نہ رکھے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِعتِکاف اور صحابیاتِ طیِّبات

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اِعتِکاف کے لُغوِی معنی ہیں: ”ٹھہرنا“ مَطلَب یہ کہ مُعتَکِف اللہ رَبُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عظمت میں اُس کی عِبادت پر کمر بَستہ ہو کر ٹھہرا رہتا ہے۔ اس کی یِہی دُھن ہوتی ہے کہ کسی طرح اس کا پروردگار عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہو جائے۔ اس اِعتِبار سے بلاشُبہ اِعتِکاف بڑی ہی پیاری عِبادت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ مَعْمُول تھا کہ ہر رَمَضان شریف کے عَشَرہ آخِرہ (یعنی آخری دس دن) کا اِعتِکاف فرمایا کرتے اور اسی سنّتِ کریمہ کو زندہ رکھتے ہوئے اُمَّہاتُ الْمُومِنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ بھی اِعتِکاف فرماتی رہیں۔ چُنانچِہ اُمُّ الْمُومِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا رِوایت فرماتی ہیں کہ میرے سر تاج، صاحِبِ مِعْراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخِری عَشَرہ (یعنی آخری دس دن) کا اِعتِکاف فرمایا کرتے۔ یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وفات (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صَلَّی

[1] .... ابوداود، کتاب الصوم، باب المراۃ تصوم... الخ، ص ۳۹۳، حدیث: ۲۴۵۹ ماخوذاً

www.dawateislami.net

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزْوَاجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُنَّ اِعْتِکاف کرتی رہیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جِہاد اور صَحابِیّات طَیِّبات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے اسلام میں عورتوں پر جِہاد فَرْض نہیں۔ جیسا کہ مَرْوِی ہے کہ ایک بار اُمُّ الْمُومِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْھا نے اپنے سرتاج، صاحِبِ مِعْراج صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرْض کی: کیا عورتوں پر بھی جِہاد ہے؟ اِرشَاد فرمایا: ہاں ان پر ایسا جِہاد ہے جس میں لڑائی نہیں اور وہ حج اور عمرہ ہے۔[2] ایک رِوایت میں یہ اَلْفاظ ہیں کہ اُمُّ الْمُومِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھا نے حُضُور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جِہاد کرنے کی اِجازَت مانگی تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: عورتوں کا جِہاد حج ہے۔[3]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: خَیال رہے کہ کبھی ہنگامی حالات ایسے نازُک ہو جاتے ہیں کہ عورتوں کو بھی جِہاد کرنا پڑتا ہے جب کہ مرد جِہاد کے لیے ناکافی ہوں، کفار کا دباؤ بڑھ جائے۔ یہ حدیث نارمل (Normal) حالات کی ہے اور جن اَحادِیث میں عورتوں کا جِہاد میں جانا

[1] .... بخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر... الخ، ص ۵۳۰، حدیث: ۲۰۲۶

[2] .... ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الحج جہاد النساء، ص ۴۷۱، حدیث: ۲۹۰۱

[3] .... بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب جہاد النساء، ص ۷۴۳، حدیث: ۲۸۷۵

www.dawateislami.net

ثابِت ہے وہ ہنگامی حالات میں ہے لہٰذا اَحادِیث میں تعارُض نہیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہی وجہ ہے کہ دِیْنِ اِسْلَام کا پرچم سَربُلند رکھنے کیلئے جب بھی کٹھن حالات درپیش ہوئے اور مشکلات آڑے آئیں تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی طرح صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ بھی جنگ وجدل میں کسی سے پیچھے نہ رہیں اور انہوں نے اپنے پیچھے ایسے اَنْمِٹ نشانات چھوڑے کہ تاریخ عالَم آج بھی اَنگُشْت بہ دَنْدان (حیران) ہے۔ غزوۂ اُحُد میں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ عمّارہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہا کی داستانِ شجاعت کسے مَعْلُوم نہیں، ان کی اسی بہادُری سے خوش ہو کر سرورِ انبیا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کیلئے اور ان کے شوہر اور بیٹوں کیلئے اس طرح دُعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّۃِ۔ یعنی یَااللہ عَزَّوَجَلَّ! ان سب کو جنّت میں میرا رفیق بنادے۔ حضرت بی بی اُمِّ عمّارہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہا زِندَگی بھر علانیہ یہ کہتی رہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس دُعا کے بعد دنیا میں بڑی سے بڑی مصیبت بھی مجھ پر آجائے تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں۔[2]

اسی طرح غزوۂ خندق کے مَوْقَع پر جب شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَزْوَاجِ مُطَہَّرات ودیگر صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کو حضرت سَیِّدُنا حسّان بن ثابِت رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ فارِع نامی ایک قلعے میں ٹھہرایا تو اچانک ایک یہودی قلعے کی دیوار پر چڑھ کر اندر جھانکنے لگا۔ اس پر حُضُور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی اور مشْہُور صحابی حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدۂ محترمہ

[1] .... مراۃ المناجیح، حج کا بیان، پہلی فصل، ۴/ ۹۰

[2] .... سیرتِ مصطفٰی، ص ۲۸۰، بتصرف

www.dawateislami.net

حضرت سَیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے حضرت سَیِّدُنا حسّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اسے ٹھکانے لگانے کا کہا، انہوں نے مَعْذِرَت خواہانہ انداز میں عَرْض کی: اگر میں یہ کر سکتا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نہ ہوتا! چُنانچِہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے خود آگے بڑھ کر تلوار کا ایک ایسا بھرپور وار کیا کہ اس یہودی کا سر تَن سے جُدا کر دیا اور پھر وہ کٹا ہوا سر پکڑ کر یہودیوں کی طرف پھینک دیا۔[1]

اسی طرح جنگ یَرمُوک میں ایک وَقْت ایسا آیا جب رُومی سپاہیوں نے مرنے مارنے کی قسمیں اُٹھائیں اور پیروں میں زنجیریں ڈال کر اسلامی لشکر پر حملہ کیا تو اسلامی لشکر کا ایک حِصّہ اس حملے کی شِدَّت کی تاب نہ لا سکا اور بعض مجاہدین پیچھے ہٹنے لگے۔ اس مَوْقَع پر مسلم خواتین نے جو کِردار ادا کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ چُنانچِہ اس وَقْت عِفّت و عِصْمت کی پیکر خواتین جو ہاتھ میں آیا لے کر میدانِ جنگ میں کود پڑیں اور بعض تو خیموں کی چوبوں سے دشمنوں کے سامنے سینہ سِپَر ہو گئیں اور مار مار کر ان کا بھُرکس نِکال دیا۔[2] انہیں میں ایک صحابیہ حضرت سَیِّدَتُنا اَسْما بنت یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی تھیں جنہوں نے خیمے کی چوب سے نو۹ رُومیوں کو واصِلِ جہنَّم کیا۔[3]

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! مَذْکُورہ واقعات ان صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ

---

[1] ...... اصابہ، کتاب النساء، ۱۱۴۱۱-صفیۃ بنت عبد المطلب، ۸/۲۳۵ ملتقطاً

[2] ...... تفصیل کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 144 صفحات پر مشتمل کتاب صحابیات اور نصیحتوں کے مدنی پھول کا مطالعہ کیجئے۔

[3] ...... معجم کبیر، باب الالف، اسماء بنت یزید... الخ، ۱۰/۲۳۱، رقم: ۱۹۸۸۲

www.dawateislami.net

کے ہیں جنہوں نے بوقتِ ضَرورت جِہاد میں حِصّہ لیتے ہوئے قِتال کیا۔ البتہ! صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے زمانے میں لڑی گئی شاید ہی کوئی ایسی جنگ ہو گی جس میں یہ شریک نہ ہوئی ہوں۔ کیونکہ یہ صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ ہی تھیں جو زخمیوں کی مَرہَم پٹّی، پیاسوں کو پانی پلانے جیسے اَہَم کاموں میں اپنی خدمات سر اَنْجام دیا کرتیں۔ جیسا کہ حضرت سیِّدَتُنا رُبَیِّع بِنْت مُعَوِّذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے مُتَعَلِّق مَروِی ہے کہ انہوں نے تاجدارِ رِسالَت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کئی غزوات میں شِرکَت فرمائی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا زخمیوں کی مَرہَم پٹّی کرتیں اور شُہَدا کو مدینہ مُنَوَّرہ پہنچایا کرتی تھیں۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حج اور صَحابِیّات طَیِّبات

پیاری پیاری اِسْلامی بہنو! حج چونکہ اسلام کے بُنْیادِی اَرکان میں سے ایک اَہَم رُکن ہے جسے مَخْصُوص اَوقات میں خاص اَفْعال کرتے ہوئے ادا کیا جاتا ہے۔ یعنی اِحْرام باندھ کر نو۹ ذو الحجہ کو میدانِ عَرَفات میں ٹھہرنے اور مکہ معظمہ کے طواف کو حج سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ [2] یہ زِندَگی میں ایک ہی بار فَرْض ہے، مگر قُربان جایئے صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی مُبارَک زندگیوں پر! جنہوں نے اس عظیم عبادَت کو بار بار ادا کیا، بلکہ بعض صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ تو ہر سال حج کے لیے سُوئے مکہ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا تشریف

[1] .... اسد الغابہ، حرف الراء، ۶۹۱۸-الربیع بنت معوذ، ۷/ ۱۰۸

[2] .... ماخوذ از اسلام کی بنیادی باتیں، ۳/ ۲۰۰

www.dawateislami.net

لے جایا کرتیں۔ ان میں اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سر فہرست جَلْوَہ اَفروز ہیں۔ جیسا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا خود فرماتی ہیں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے یہ اِرشاد فرمایا کہ تمہارے لیے سب سے اچھا اور عُمْدَہ جہاد حج ہے، حج گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ تو میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان کے بعد یہ نِیَّت کرلی کہ کبھی حج تَرْک نہیں کروں گی۔[1] چُنانْچِہ، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد دورِ صدیقی میں تو آپ حج کرتی رہیں مگر اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے عہد میں تمام ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو حج اور عمرے سے روک دیا، یہاں تک کہ ان کے عہد کے آخِری سال حج کی اِجازت ملی تو ہی ان کے ساتھ حج کیا، پھر جب اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا عہد آیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے اور حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ، سَیِّدَتُنا میمونہ اور سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ نے مل کر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حج کی اِجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا: آپ سب کو مَعْلُوم ہے کہ اس مُعاملے میں اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا طرزِ عَمَل کیا رہا، چُنانْچِہ میں بھی ان کی طرح ہی آپ کو حج کراؤں گا، یعنی آپ میں سے جو کوئی حج کرنا چاہیں میں ان کے ساتھ جاؤں گا۔ لہٰذا انہوں نے دو۲ اُمَّہاتُ الْمُؤمنین کے سوا باقی سب کو حج کرایا۔ اس لیے کہ حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا عہدِ فارُوقی میں ہی جہانِ فانی سے کوچ فرما

[1] .... بخاری، کتاب جزاء الصید، باب حج النساء، ص ۴۹۴، حدیث: ۱۸۶۱

www.dawateislami.net

چکی تھیں اور دوسری حضرت سَیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا تھیں جو سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ اِلَی الْحَق کے بعد گھر سے باہَر نکلی ہی نہیں۔ [1]

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! صحابِیات طیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے ذوق و شوق کا اندازہ اسی بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ جب انہوں نے یہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنا کہ جس نے اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کیا تو یقیناً ان کی جانِب سے ادا ہو گیا اور خود اسے 10 حج کے برابر ثواب ملے گا۔ [2] تو وہ اس عِبادت کو نہ صرف اپنی جانِب سے بلکہ اپنے وَالِدَین کی طرف سے بھی ادا فرمایا کرتیں اور بعض نے تو صَراحت سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَت میں حاضِر ہو کر اس بات کی اِجازت بھی حاصِل کی۔ جیسا کہ حَجَّۃُ الْوَدَاع کے مَوْقَع پر قبیلہ خَثْعَم کی ایک عورت نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَت میں حاضِر ہو کر عَرْض کی: **یَا رَسُوْلَ الله** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **الله** نے بندوں پر حج فَرْض فرمایا ہے مگر میرے والِد اس قَدْر بوڑھے ہیں کہ سواری پر بھی بیٹھ نہیں سکتے، کیا میں ان کی جانِب سے حج کروں تو ادا ہو جائے گا؟ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ہاں (ہو جائے گا)۔ [3]

اسی طرح ایک بار ایک اور عورت نے حاضِرِ خِدْمَتِ اَقْدَس ہو کر اپنی والِدہ کی جانِب

---

[1] .... طبقات کبریٰ، ذکر حج رسول اللہ بازواجہ، ۸/ ۱۶۹

[2] .... دارقطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، المجلد الاول، ۲/ ۳۰۴، حدیث: ۲۵۸۷

[3] .... بخاری، کتاب جزاء الصید، باب الحج عمن لا... الخ، ص ۴۹۳، حدیث: ۱۸۵۴ مفھومًا

www.dawateislami.net

سے حج ادا کرنے کے مُتعلّق عرض کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِجازت دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ہاں ان کی طرف سے حج ادا کر دو۔[1]

مُفسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: وَالِدَین نے وَصِیَّت کی ہو یا نہ کی ہو اگر ان پر حج فَرض تھا تو ان کی طرف سے تم کر دو۔ تمام عُلَما کا اس پر اِتّفاق ہے کہ قَرِیْبُ الْفَنَا بیمار یا بوڑھے کی طرف سے اور مَیِّت کی طرف سے حِجِ بَدَل کرنا جائز ہے کیونکہ حج خالِص بَدَنی عِبادَت نہیں بلکہ بَدَنی اور مالی کا مجموعہ ہے جو سَخْت مَجبُوری اور مَعْذُوری کی حالَت میں دوسری کے ادا کر دینے سے ادا ہو سکتا ہے۔ عِبادَات تین۳ قسم کی ہیں: مَحْض بدنی، مَحْض مالی، بدنی و مالی کا مجموعہ۔ مَحْض بدنی عبادات میں نِیَابَت مطلقًا ناجائز ہے جیسے روزہ، نماز اور مَحْض مالی میں مطلقًا جائز جیسے زکوٰۃ اور صدقۂ فِطر وغیرہ اور مجموعہ میں دائمی عُذْر میں جائز ویسے ناجائز۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تِلاوَتِ قرآن اور صَحابِیّات طَیِّبات

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسانوں کی ہِدایت کے لیے انبیا و رُسل عَلَیْہِمُ السَّلَام مَبْعُوث فرمائے، جن میں سے اس نے بعض خاص انبیا و رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اپنے احکامات پر مُشْتَمِل کُتُب و صحائف بھی عطا فرمائے۔ چُنَانْچِہ جب سب سے آخر میں اس کے مَحبُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

[1] ......مسلم، کتاب الصیام، باب قضاء الصیام عن المیت، ص ۴۱۵، حدیث: ۱۱۴۹ مختصرًا

[2] ...... مراٰۃ المناجیح، باب کون شخص صدقہ واپس نہ لے، پہلی فصل، ۳ / ۱۳۲-۱۳۳، بتصرف

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی باری آئی تو جس طرح اس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام انبیا پر فضیلت عطا کی اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل ہونی والی کتاب **"قرآنِ مجید"** کو بھی باقی تمام کُتُبِ سَماوِیہ پر فضیلت بخشی۔ یہ کِتاب بندوں کی ہِدایت کا سر چشمہ ہے اور اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ چُنانْچِہ انسان کی ترقی اور فلاح و بہبود اس میں ہے کہ وہ قرآنِ پاک میں غور و فِکْر کرے کہ ایسا کرنا بھی عِبادَت ہے اور جس نے بھی اس کی تِلاوت کو اپنا مَعْمُول بنایا تو نہ صِرف اس کلام پاک کی حَقَّانِیَّت اس کے دل میں گھر کر گئی بلکہ اس کی زِنْدَگی میں بھی مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہو گیا۔ یِہی وجہ ہے کہ ہماری اَسلاف خواتین قرآنِ مجید سے مَحبّت کی بنا پر اس کی تِلاوت کا حد دَرْجہ اِہتِمام فرمایا کرتیں اور ان اَسلاف خواتین میں **صَحابِیّات طَیِّبات** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا تو کیا ہی کہنا! کیونکہ وہ تو اُٹھتے بیٹھتے اور کام کاج کرتے وَقْت بھی تِلاوَتِ کلامِ پاک سے غافِل نہ ہوا کرتیں یعنی خواہ وہ کسی بھی کام میں مَصْرُوف ہوتیں قرآن کا دامَن نہ چھوڑتیں۔ مِثال کے طور پر شہزادیِ رسول، حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ زہرا بتول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مُتَعَلِّق مَرْوِی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کھانا پکاتے وَقْت بھی قرآنِ پاک کی تِلاوَت کرتی رہتی تھیں اور اسی طرح جب ان کے جِگَر گوشے جناب حَسَنَینِ کریمین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) سو رہے ہوتے تو ایک طرف آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ہاتھوں سے پنکھا جھول رہی ہوتیں تو دوسری طرف زبان سے کلامِ الٰہی کی تِلاوَت سے ان کے قُلُوب و اَذْہان کو مُنَوَّر فرما رہی ہوتیں۔ [1]

[1] ...... سفینۂ نوح، حصہ دوم، ص ۳۵، ملتقطاً و مفہوماً

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بچپن میں سیّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے تِلاوتِ قرآن کی جو لوریاں سنائی تھیں وہ ان کے لہو میں اس طرح رچ بس گئی تھیں کہ اس جہانِ فانی سے کوچ کے بعد بھی نیزے کی نوک پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زبانِ حق سے تِلاوت جاری تھی۔ مگر سیّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مَقامِ رفیع سے کوئی یہ مت سمجھے کہ یہ شائد ان کی خُصُوصِیَّت تھی، کیونکہ تِلاوتِ قرآن سے مَحبَّت تو تمام صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی فِطرَت میں شامِل تھی، جیسا کہ مَروِی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ ورقہ انصاریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید کی بہترین قاریہ تھیں۔ شب و روز تلاوت میں مصرُوف رہتیں، ہر رات آپ کے گھر سے تِلاوت کی آواز سنائی دیا کرتی۔ ایک رات خِلافِ مَعْمُول جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی آواز سنائی نہ دی تو اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے صُبْح ہوتے ہی اِرشَاد فرمایا: آج رات میں نے اپنی خالہ حضرت اُمِّ وَرَقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی تِلاوَت کی آواز نہیں سنی۔ تفتیشِ حال کیلئے جب ان کے گھر تشریف لے گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ وَرَقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اسی رات اس دارِ فانی سے کوچ فرما چکی ہیں۔ [1] اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری بے حِساب مَغْفِرَت ہو۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] .... اصابہ، ۱۲۲۹۸-ام ورقة بنت عبد اللہ، ۸/۵۵۴-۵۵۵، ماخوذاً

www.dawateislami.net

صدقہ وخیرات اور صَحابِیّات طَیِّبات

راہِ خُدا میں مال خَرْچ کرنا جہاں بہُت بڑی سَعادَت ہے وہیں یہ ایک عظیم عِبادَت بھی ہے۔ قرآنِ پاک میں کئی مَقامات پر اس کی ترغیب اور فضائل موجود ہیں۔ جیسا کہ اِرشَاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (۲۶۱) (پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

ترجمۂ کنز الایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وُسْعَت والا علم والا ہے۔

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مَفْہُوم ہے کہ انسان ساری زِنْدَگی بس یہی کہتا رہتا ہے: میرا مال میرا مال۔ حالانکہ اس کا مال تو وہ ہے جو اس نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا صَدَقَہ کر کے باقی رکھا۔[1] یعنی اسے آخِرَت کے لیے ذخیرہ کر لیا۔ اگر صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی حیاتِ طیبہ کے اس رُخ کو دیکھا جائے تو مَعْلُوم ہو گا کہ انہوں نے کبھی بھی مال کی مَحبَّت کو دِل میں جگہ نہ دی بلکہ بسا اَوقات جو کچھ پاس آیا اسے راہِ خُدا میں خرچ کر دیا۔ جیسا کہ ایک بار حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ

[1] ...... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص ۱۱۳۳، حدیث: ۲۹۵۸

www.dawateislami.net

اللہ تَعَالٰی عَنْہا کی خِدْمَت میں ایک لاکھ دَراہِم بھیجے تو آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا نے وہ سب دِرہم ایک ہی دن میں راہِ خُدا میں تقسیم کر دیئے اور اپنے لیے کچھ بھی بچا کر نہ رکھا۔[1] اسی طرح ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا کی بہن حضرت سَیِّدَتُنا اَسما رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا نے ایک باندی فَروخْت کی تو آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا کے شوہَرِ نامدار حضرت سَیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی کسی غَرَض کے لیے اس باندی کی فَروخْت شُدہ رَقَم مانگی تو آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا نے عَرض کی: میں تو یہ ساری رَقَم صَدَقَہ کرنے کی نِیَّت کر چکی ہوں۔[2]

یہی نہیں بلکہ ایسی بہُت سی مثالیں صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی حیاتِ طیبہ سے دی جا سکتی ہیں کہ انہوں نے کبھی بھی راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے سے گُریز نہ کیا، عام طور پر کہا جاتا ہے اور حقیقت میں بھی ایسا ہی ہے کہ عورتیں اپنے زیورات سے بہُت مَحبَّت کرتی ہیں، مگر قربان جایئے صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُنَّ پر! ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عید کے خُطبَہ میں انہیں وَعْظ و نصیحت فرماتے ہوئے صَدَقَہ و خیرات کا حکم دیا تو انہوں نے اپنے کانوں کی بالیاں اور انگوٹھیاں تک صَدَقَہ کر دیں۔[3]

اسی طرح ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَتِ اَقْدَس میں ایک صحابیہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا اپنی بیٹی کو لے کر حاضِر ہوئیں جس کے ہاتھ میں سونے کے بھاری کنگن

---

[1] .... مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، اُمُّ الْمُومِنین سیدہ عائشہ، ۲ / ۴۷۳

[2] .... مسلم، کتاب السلام، باب جواز ارداف... الخ، ص ۸۶۳، حدیث: ۳۵-(۲۱۸۲)، مفهومًا

[3] .... ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب خطبۃ یوم العید، ص ۱۸۷، حدیث: ۱۱۴۳، مفهومًا

www.dawateislami.net

تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دیکھ کر فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ اِرشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بدلے آگ کے کنگن پہنائے؟ تو انہوں نے فوراً کنگن اتار کر آپ کے سامنے رکھ دیئے اور عَرض کی: یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے ہیں۔ [1]

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! یہ تھیں صَحابِیات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حِساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُعا اور صَحابِیات طَیِّبات

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! دُعا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات کرنے، اس کی قُربَت حاصِل کرنے، اسکے فَضْل واِنْعام کے مُستَحِق ہونے اور بَخشِش ومَغْفِرت کا پروانہ حاصِل کرنے کا نہایت آسان اور مُجرَّب ذریعہ ہے۔ اسی طرح یہ شَہَنْشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُتَوارِث سنّت، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے بندوں کی مُتَواتِر عادت، درحقیقت عِبادت بلکہ مَغْزِ عِبادت اور گنہگار بندوں کے حق میں ایک بَہُت بڑی نِعْمت وسَعادت ہے۔ چُنانْچِہ یِہی وجہ ہے کہ اس عظیم عِبادت کو بجالاتے ہوئے جب بھی صَحابِیات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو کوئی حاجت درپیش ہوتی تو وہ بارگاہِ خُداوندی کی طرف رُجُوع فرمایا کرتیں۔

[1] .... ابوداود، کتاب الزکاۃ، باب الکنز ماھو... الخ، ص ۲۵۴، حدیث: ۱۵۶۳

www.dawateislami.net

جیسا کہ مَرْوِی ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا زید بن حارِثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے طلاق دینے کے بعد جب حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عِدَّت پوری ہو چکی تو سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی طرف نِکاح کا پیغام بھیجا، جب انہوں نے پیغامِ نِکاح سنا تو عَرْض کی: میں اپنے ربّ سے مشورہ کیے بغیر کچھ نہیں کرسکتی۔ چُنَانْچِہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے سجدے میں سر رکھ کر بارگاہِ رَبُّ الْعِزّت میں یوں عَرْض کی: اے پاک پَروَرْدگار! تیرے پاک پیغمبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے نِکاح کا پیغام دیا ہے اگر میں تیرے نزدیک ان کی زَوْجِیّت میں داخِل ہونے کے لائق ہوں تو اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو اِن کے ساتھ میرا نِکاح فرما دے۔ ان کی دُعا قبول ہوئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا نِکاح اپنے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرما دیا۔[1] یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد اچانک آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے مکان میں تشریف لے گئے، اس وَقْت ان کا سر برہنہ تھا۔ انہوں نے عَرْض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بغیر خُطبہ اور بغیر گواہ کے آپ نے میرے ساتھ نِکاح فرما لیا؟ اِرشَاد فرمایا: اَللّٰہُ الْمُزَوِّجُ وَجِبْرِیْلُ الشَّاهِدُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نِکاح فرمانے والا اور حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام گواہ ہیں۔[2] [3]

[1] .... مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات، ام المومنین زینب بنت جحش، ۲/ ۴۷۷

[2] .... مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات، ام المومنین زینب بنت جحش، ۲/ ۴۷۸ /معجم کبیر، ذکر ازواج رسول اللہ، ذکر تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب...الخ، ۱۰/ ۱۶۵، حدیث: ۱۹۶۰۴، بتغیر قلیل

[3] .... پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس روایت سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ رُجوع اِلَی اللہ کا کس قدر عظیم اِنْعام اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے حصّے میں آیا کہ ربِّ ذُوالجلال نے ان کا نِکاح فرمایا اور جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلام گواہ بنے۔ یہ صِرف ایک ہی واقعہ نہیں کہ جس میں صحابِیّات طیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ میں سے کسی نے بارگاہِ خداوندی میں رُجُوع کیا ہو اور اپنے مَن کی مُراد پائی ہو۔ بلکہ ایسی کثیر مثالیں تاریخِ اِسلام میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ حُصُولِ بَرَکت کے لیے ایک اور مِثال پیش خِدْمت ہے: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدَتُنا اَسْما بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی پڑوسن نے گوشت پکانا شروع کیا تو اس کی خوشبو سے آپ کی کھانے کی خواہش میں بھی شِدَّت پیدا ہوگئی، کیونکہ اس وَقْت آپ گھر پر اکیلی تھیں اور آپ کے شوہَرِ نامدار حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کسی سَفَر پر تھے۔ گھر پر بھی کچھ خاص کھانے کو نہ تھا۔ چُنانْچِہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا آگ لینے کے بہانے اپنی پڑوسن کے گھر گئیں تاکہ وہ کھانے کے لیے انہیں بھی کچھ دیدے۔ حالانکہ اس وَقْت آپ کو آگ کی ضَرورت نہ تھی مگر پڑوسن نے کھانے کے مُتَعلِّق کچھ نہ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور فرشتوں کو گواہ بنا کر نکاح کرنا جائز ہے، کیونکہ بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے: لَوْ تَزَوَّجَ بِشَھَادَۃِ اللہِ وَرَسُوْلِہٖ لَا یَنْعَقِدُ۔ یعنی اگر کسی نے اللہ و رسول عَزَّ وَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گواہ بنا کر نکاح کیا تو وہ نہیں ہو گا۔ (بحر الرائق، کتاب النکاح، ۳/ ۱۵۵) کیونکہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: لَا نِکَاحَ اِلَّا بِشُھُوْدٍ یعنی گواہوں کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔ البتہ! یاد رکھئے! یہ واقعہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خصوصیات میں سے ہے۔ (روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۷، ۷/ ۱۸۲)

www.dawateislami.net

پوچھا، واپَس آتے ہوئے جان بوجھ کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے آگ بجھادی، پھر دوسری اور تیسری مرتبہ بھی جب اسی طرح ہوا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنی بھوک کی اس بے تابی پر بڑی شرمسار ہوئیں اور اپنی اس حالَت پر نادِم ہوکر بارگاہِ خُداوندی میں مُعافی کی خواستگار ہوئیں اور بھوک کی اس شِدَّت سے چھٹکارے کے لیے فریاد کی۔ ادھر اسی وَقْت اس پڑوسن کا شوہر گھر واپَس لوٹا تو اس نے پوچھا: کیا کوئی آیا تھا؟ بیوی نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی بار بار آمد کا ماجرا بتایا تو اس کے شوہر نے کہا: میں اس وَقْت تک کھانا نہ کھاؤں گا جب تک انہیں بھی اس میں سے کچھ نہ دوگی۔ چُنانْچِہ اس پڑوسن نے فوراً ایک پیالہ بھر کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی خِدْمَت میں بھیج دیا۔[1]

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! یہ ہے بارگاہِ خُداوندی کی طرف رُجُوع کرنے کا اِنْعام! حضرت سَیِّدَتُنا اَسما بنت ابی بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے جب اپنے رازِقِ حقیقی کی طرف رُجُوع کیا تو وُہی کھانا خود چل کر ان کی خِدْمَت میں آگیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمَت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری بے حِساب مَغْفِرَت ہو۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذکر اللہ اور صَحابِیّات طَیِّبات

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکْر سے بڑھ کر اور کیا عِبادَت ہو سکتی ہے۔ یہ دلوں کے چَین اور فلاح وکامیابی کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

[1]......معجم کبیر، اسماء بنت ابی بکر... الخ، ابن تدرس عن اسماء... الخ، ۲۰۲/۱۰، حدیث: ۱۹۷۵۹

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ؕ﴿۲۸﴾ (پ۱۳، الرعد: ۲۸)

ترجمۂ کنز الایمان: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

ایک اور مَقام پر اِرشاد ہوتا ہے:

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾ (پ۲۸، الجمعة: ۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کو بُہت یاد کرو اس اُمّید پر کہ فلاح پاؤ۔

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! حدیثِ قُدسی ہے: میں اپنے بندے کے اس گمان کے قریب ہوں جو وہ مجھ سے کرتا ہے اور جب وہ میرا ذِکْر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذِکْر مجمع میں کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اس کا ذِکْر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالِشت مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ اس سے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے تو میری رَحْمت اس کے پاس دوڑتی ہوئی آتی ہے۔[1] چُنانچہ،

ذِکْرُ اللہ جیسی عظیم عِبادَت میں بھی صحابیاتِ طیّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کا کردار مُنْفَرِد رہا۔ جیسا کہ مَروِی ہے کہ ایک بار تاجدارِ رِسالَت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صُبْح کے وَقْت اُمُّ الْمُؤمِنِین سَیِّدَتُنا جُوَیرِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے دولت خانہ سے باہَر تشریف لائے تو اس

[1] .... بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالٰی (ویحذرکم اللہ نفسہ)، ص۱۸۷۶، حدیث: ۷۴۰۵

www.dawateislami.net

وَقْت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے مُصلّے پر بیٹھی ہوئی ذِکْرُ اللہ اور وظائف میں مَشْغُول تھیں۔ جب حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ چاشت کے بعد واپَس تشریف لائے تو آپ اس وَقْت بھی ویسے ہی مُصلّے پر تشریف فرما تھیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافْت فرمایا: کیا ابھی تک ویسے ہی بیٹھی ہو جیسے میں چھوڑ گیا تھا؟ عَرض کی: جی ہاں۔ تو اِرشَاد فرمایا: میں نے تمہارے پیچھے چار۴ کلمے تین۳ مرتبہ پڑھ لیے تھے، اگر انہیں تمہارے تمام وظیفوں سے تولا جائے جو تم نے سارے دن میں پڑھے تو ان پر بھاری ہو جائیں۔ وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَاءَ نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔ اس کا مَطْلَب یہ ہے کہ میں رب تعالیٰ کی ایسی تسبیح کرتا ہوں جو تمام مَخْلُوق کے برابر ہو، اس کی رضا کا باعِث ہو، اس کے عَرْش کی زِیْنَت ہو اور کلماتِ اِلٰہیہ کی جو روشنائی ہے اس کے برابر ہو۔ چونکہ ان جامِع اَلفاظ میں ساری چیزیں آگئیں کوئی چیز باقی نہ رہی لہٰذا یہ جامِع وظیفہ ہے، اس لیے اس کا اجر بھی زیادہ ہے۔ [1]

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! یہ ایک ہی واقعہ نہیں جس میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی صحابیہ کو کوئی وظیفہ بتایا ہے بلکہ کُتُبِ اَحادِیث میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ جیسا کہ تسبیحِ فاطمہ جو ہم ہر نماز کے بعد پڑھتی ہیں اس کے مُتَعَلِّق مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے شادی

[1] .... مراٰۃ المناجیح مع متن حدیث، تسبیح و تحمید، پہلی فصل، ۳/۳۳۹

www.dawateislami.net

سے پہلے گھر میں کچھ کام کاج نہ کیے مگر شادی کے بعد انہیں سب کام کرنے پڑے جس کی وجہ سے کافی مشکلات کا سامنا ہوا یہاں تک کہ ہاتھوں میں چکی چلانے سے چھالے پڑ گئے۔

آئیں جب خاتونِ جنت اپنے گھر | پڑ گئے سب کام ان کی ذات پر
کام سے کپڑے بھی کالے پڑ گئے | ہاتھ میں چکی سے چھالے پڑ گئے

ایک دن حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کو بتایا کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاں کچھ قیدی آئے ہیں جنہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تقسیم فرمارہے ہیں لہٰذا آپ بھی بارگاہِ رِسالَت میں جایئے اور اپنے لیے ایک لونڈی مانگ لیجئے جو گھر کے کام کاج میں آپ کی مُعاوَنَت کرسکے۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا اپنی تکلیف کا ذِکْر کرنے اور ایک خادِمہ مانگنے کے لیے بارگاہِ رِسالَت میں حاضِر ہوئیں مگر اِتفاقاً سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کاشانۂ اَقْدَس میں موجود نہ تھے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے والدۂ محترمہ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا سے ہی سب کچھ بیان کردیا۔

پر نہ تھے دولت کدہ میں شاہِ دیں | والِدہ سے عرض کرکے آگئیں

جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر تشریف لائے تو سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے سَیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کے مُتَعَلِّق تمام خَبَر دے دی۔

گھر میں جب آئے حبیبِ کِبْرِیا | والِدہ نے ماجرا سارا کہا
فاطمہ چھالے دِکھانے آئی تھیں | گھر کی تکلیفیں سنانے آئی تھیں
ایک لونڈی آپ اگر ان کو بھی دیں | چکی اور چولھے کے دکھ سے وہ بچیں

www.dawateislami.net

پس حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا شانۂ علی میں اس وَقت تشریف لائے جب دونوں نُفُوسِ قدسیہ بِسْتَر میں لیٹ چکے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھتے ہی اٹھنے لگے تو فرمایا: یوں ہی لیٹے رہو۔ پھر ان کے درمیان آکر بیٹھ گئے اور اِرشاد فرمایا: تمہیں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب تم اپنے بِسْتَر لو تو 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لیے خادِم سے بہتر ہے۔ یعنی لونڈی خادِم کا فائدہ تم کو صِرف دنیا میں پہنچے گا مگر اس دُعا کا فائدہ دنیا، قَبْر، حَشْر ہر جگہ ہو گا۔

شب کو آئے مصطفےٰ زہرا کے گھر ‌ ‌ ‌ اور کہا دُخْتَر سے اے جانِ پدر

ہیں یہ خادِم ان یتیموں کے لیے ‌ ‌ ‌ باپ جن کے جنگ میں مارے گئے

تم پہ سایہ ہے رسول اللہ کا ‌ ‌ ‌ آسرا رکھو فقط اللہ کا[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذکر اللہ کا انوکھا انداز

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! تَبلِیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دَعْوَتِ اِسلَامی کے مہکے مہکے مَدَنی مَاحول کی برکتوں کے بھی کیا کہنے! اس مَدَنی مَاحول کو اپنانے والی بہُت سی اسلامی بہنوں کی اِیمان افروز مدنی بہاریں آئے دن سننے کو ملتی ہیں۔ چُنانچِہ ایسی ہی ایک اسلامی بہن کی مدنی بہار پیشِ خِدْمَت ہے:

[1] ...... مراٰۃ المناجیح مع متن حدیث، صبح شام کے وظیفے، پہلی فصل، ۴/۷ تا ۸ ملخصًا

www.dawateislami.net

کوٹ اَدّو (ضلع مظفر گڑھ، پنجاب) کے مقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میری والِدہ محترمہ دعوتِ اِسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ تھیں۔ پابندی سے دعوتِ اِسلامی کے تحت اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت کی سَعادت حاصِل کیا کرتی تھیں۔ اسی مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے انہیں ذِکْرُ اللہ کی پیاری پیاری عادت نصیب ہوئی۔ ان کا مَعْمُول تھا کہ ہر پیر شریف کو عَصْر تا مَغْرِب بڑے ہی اِہتمام کے ساتھ ذِکْرُ اللہ میں مُسْتَغْرَق رہتیں۔ ایک دن حَسْبِ مَعْمُول پیر شریف کے دن یادِ الٰہی میں مَحْو تھیں کہ اچانک سب گھر والوں کو بلایا اور وَعْظ و نصیحت کرتے ہوئے کہنے لگیں: جُدائی کا وَقْت قریب آگیا ہے، لٰہذا مجھے غسل دینے کے لیے فلاں اسلامی بہن کو بلانا اور اگر میری طبیعت ناساز ہو جائے تو ڈاکٹر کے پاس نہ لے جانا۔ والِدہ محترمہ کی ان باتوں سے سب کے چہرے مرجھا گئے، پھر کہنے لگیں کہ میرے ساتھ سب مِل کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرو، امّی جان کے حُکْم پر سب گھر والے ذِکْرُ اللہ میں مَشْغُول ہو گئے۔ دورانِ ذِکْر اچانک ان کی حالَت خراب ہونے لگی مگر ان کی زبان پر اللہ اللہ کی نُورانی صَدائیں جارِی تھیں۔ سب گھر والوں نے ذِکْر مَوْقُوف کر دیا اور ان سے طبیعت کے بارے میں پوچھنے لگے مگر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا، پھر تھوڑی ہی دیر میں ان پر غشی طارِی ہوگئی ہم انہیں فوراً اسپتال لے گئے۔ ڈاکٹروں نے چیک اپ کے بعد کہا کہ انہیں تو اِنتِقال کیے کافی دیر ہو چکی ہے مگر حیرانی کی بات یہ تھی کہ ان کی زبان اب بھی حَرَکت کر رہی تھی۔ چُنانْچِہ انہیں

www.dawateislami.net

گھر لے آئے اور انکی وَصِیَّت کے مُطابِق اِسلامی بہن سے غسل کی ترکیب بنوائی چونکہ رات کافی ہوچکی تھی اس لیے صُبح تدفین کا سلسلہ رکھا گیا، یوں والِدہ کا جنازہ رات بھر گھر میں رکھا رہا مگر اس کے باوُجود ان کا چہرہ تروتازہ ہی رہا گویا کہ ابھی وُضو کرکے سوئی ہوں۔ اگلے دن تقریباً 10:30 بجے اَمّی جان کی نمازِ جنازہ ہوئی۔ خوش قسمتی سے جنازے میں ایک مَدَنی اِسلَامی بھائی بھی آئے ہوئے تھے، انہوں نے ہی نمازِ جنازہ پڑھائی، پھر دُرُود و سلام کی صداؤں میں امی جان کو سُپُردِ خاک کر دیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ والِدہ کی قبْر پر حاضِری کی سَعادَت ملتی رہتی ہے مگر میں جب بھی والِدہ کی خِدْمَت میں حاضِر ہوتا ہوں تو ایسا مَحْسُوس ہوتا ہے کہ قبْر سے ابھی بھی میری والِدہ کی ذِکْر کی صَدائیں آرہی ہیں۔ یہ سب دعوتِ اِسلَامی کے مشکبار مَدَنی ماحول کی برکتیں ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ میری والِدہ اور ساری اُمَّتِ مُسْلِمہ کی مَغْفِرَت فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! دیکھا آپ نے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول کی بَرَکت سے جہاں فِکْرِ آخِرت نصیب ہوتی ہے وہیں فضولیات ولغویات سے زبان نہ صِرف مَحْفُوظ ہوتی ہے بلکہ اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک ذِکْر جاری ہوجاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مسلمانوں کو بَکَثْرَت اپنا اور اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔[1]

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

[1] .... چمکدار کفن، ص ۲۵

www.dawateislami.net

ترا شکر مولا دیا مَدنی ماحول
نہ چھوٹے کبھی بھی خُدا مَدنی ماحول

خدا کے کرم سے خدا کی عطا سے
نہ دشمن سکے گا چھڑا مَدنی ماحول

دُعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے
نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مَدنی ماحول

ہمیں عالموں اور بزرگوں کے آداب
سکھاتا ہے ہر دم سدا مَدنی ماحول

یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی
دِلائے گا خوفِ خدا مَدنی ماحول

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر
گناہوں کی دیگا دوا مَدنی ماحول

اگر دردِ سر ہو، کہیں کینسر ہو
دلائے گا تم کو شفا مَدنی ماحول

شِفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی
یقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدنی ماحول

گنہگارو آؤ، سِیہ کارو آؤ
گناہوں کو دیگا چھڑا مَدنی ماحول

پِلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ
تمہیں عاشِقِ مصطفٰے مَدنی ماحول

اے اسلامی بہنو! تمہارے لیے بھی
سُنو ہے بہت کام کا مَدنی ماحول

تمہیں سنّتوں اور پردے کے احکام
یہ تعلیم فرمائے گا مَدنی ماحول

قیامت تلک یاالٰہی سلامت
رہے تیرے عطّار کا مَدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تبلیغ دین اسلام اور صَحابِیّات طَیِّبات

اسلام میں تبلیغِ دین بڑی اَہم عِبادَت ہے کہ تمام عبادات کا فائدہ اپنی ذات کو ہوتا ہے مگر اس کا فائدہ دوسروں کو ہوتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وُہی بندہ بہتر ہے جو اپنی ذات کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اِصلَاح کو بھی پیشِ نظر رکھے۔ جیسا کہ ایک مرتبہ

www.dawateislami.net

حضرت سَیِّدَتُنا دُرَّہ بِنْتِ ابو لَہَب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرض کی: بہترین بندہ کون ہے؟ تو اِرشَاد فرمایا: اللہ تعالٰی سے سب سے زیادہ ڈرنے والا، صِلَہ رِحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک) کرنے والا، اَچھّی باتیں بتانے والا اور بُرائیوں سے روکنے والا۔[1] گویا کہ جو اسلامی بہن اَچھّی باتوں کا حُکْم دے اور بُرائیوں سے روکے وہ اللہ تعالٰی کی، اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اور اُس کی کِتاب (یعنی قرآنِ کریم) کی نِیابَت کا فریضہ سر اَنْجام دیتی ہے۔[2]

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! یاد رکھئے! تبلیغ بہترین جِہاد ہے۔[3] جیسے تبلیغ کرنا بہترین عِبَادَت ہے ایسے ہی تبلیغ چھوڑ دینا بدترین جُرم۔[4] لِہٰذا تبلیغِ دین اسلام یعنی نیکی کی دَعْوت کو عام کرنے کیلئے صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا کردار اگر دیکھا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضِح نَظر آتی ہے کہ اس میدان میں بھی صَحابِیّات طَیِّبات کسی بھی طرح صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پیچھے نہ رہیں، بلکہ کئی جلیل القدر صحابہ انہی صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں اِسْلَام کی اَبدی و سرمدی نعمتوں سے مالامال ہوئے۔ مثلاً اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی بہن کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں اِیمان لائے، اسی طرح حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

[1] .... الزھد الکبیر، الجزء الخامس، ص۳۲۷، حدیث:۸۷۷ بتقدم وتاخر

[2] .... روح المعانی، پ۴، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۴، الجز الرابع، ص۳۲۶ مفھومًا

[3] .... تفسیر کبیر، پ۴، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۴، ۳/۳۱۶

[4] .... تفسیر نعیمی، پ۴، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۴، ۴/۸۰ بتغیر

www.dawateislami.net

نے حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی نیکی کی دعوت سے متاثر ہو کر دامَنِ مصطفٰے کو تھاما۔ اسکی تفصیل کچھ یوں ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا جب اپنی قوم سمیت مُشَرَّف بہ اسلام ہوئیں تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے شوہر مالک بن نضر کو بھی اِسْلَام کی دَعْوت پیش کی۔ یہ اَبَدی سَعَادت چونکہ اس کے نصیب میں نہ تھی، لہٰذا وہ اپنے کُفْر پر ڈٹا رہا بلکہ ناراض ہو گیا اور پھر بعد میں مُلکِ شام جاکر ہلاک ہو گیا۔[1] جب اسکی ہَلاکت کی خَبَر حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو ملی تو اس وَقْت حضرت سَیِّدُنا اَنَس بِن مالِک بَہُت چھوٹے تھے، چُنَانْچِہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اِرادہ کر لیا کہ ابھی کچھ عرصہ نِکاح نہ کریں گی۔[2]

پھر جب اس عہد کو کچھ عرصہ گزر گیا تو حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے نِکاح کی خواہش کا اِظْہار کیا، چونکہ وہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اس لیے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: مجھے یہ زیبا نہیں کہ میں ایک مُشْرِک سے نِکاح کروں۔ پھر فرمانے لگیں: اے ابو طلحہ! کیا تم نہیں جانتے کہ جن خداؤں کی تم عِبادَت کرتے ہو انہیں تو بنی فلاں کے ایک بڑھئی غلام نے تراشا ہے، اگر انہیں آگ میں رکھو گے تو وہ انہیں جلا دے گی۔ یہ سن کر اس وقْت تو وہ چلے گئے مگر یہ بات ان کے دِل میں گھر کر گئی۔ ایک رِوایَت میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: اے ابو طلحہ! کیا تم نہیں جانتے کہ جس خُدا کی تم عِبادَت کرتے ہو وہ تو زمین سے اُگنے والا ایک دَرَخْت ہے، جسے فلاں قبیلے کے ایک حبشی نے تراشا

---

[1] ......استیعاب، کتاب کنی النساء، باب السین، ۳۵۹۷-ام سلیم بنت ملحان، ۴/۴۹۴ مفھومًا

[2] ......طبقات کبریٰ، ومن نساء بنی عدی بن النجار، ۴۵۷۱-ام سلیم بنت ملحان، ۸/۳۱۳ ماخوذًا

www.dawateislami.net

ہے؟ انہوں نے اِقْرار کیا تو فرمانے لگیں: اس کے باوُجود تمہیں شرم نہیں آتی کہ زمین سے اگنے والی ایک لکڑی کو سجدہ کرتے ہو جسے فلاں قبیلے کے حبشی نے تیّار کیا ہے۔ تو کیا اب گواہی دیتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مَعْبُود نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں؟ اگر یہ گواہی دیتے ہو تو میں شادی کو تیّار ہوں اور تمہارے قبولِ اِسْلَام کے عِلاوہ کوئی اور مہر کا اِرادہ بھی نہیں رکھتی۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سوچنے کیلئے کچھ وَقْت مانگا اور چل دیئے، جب قدرے غور و فِکْر کے بعد واپَس آئے تو شَہادَتَین پڑھتے ہوئے اِسلام قبول کر لیا۔ پھر حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے بیٹے حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حُکْم دیا کہ وہ ان کا نِکاح پڑھوا دیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گویا دریا کو کوزے میں بند کرنا

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کا شوقِ عِبادت یعنی ان کا نیکیاں کمانے کا حریص ہونا اور بُرائیوں سے بچنے کی جستجو کرنا ایک ایسا وسیع مَوْضُوع ہے جسے ایک مُخْتَصَر رسالے میں نَقْل کرنا گویا دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مُتَرادِف ہے۔ یہاں صِرف چند عِبادات کے پیرائے میں صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی سیرت کو واضِح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر عِبادت کی جملہ اقسام کا ذِکْر کیا جائے تو یقیناً

[1] ....طبقات کبریٰ، ۴۵۷۱-ام سلیم بنت ملحان، ۸/۳۱۳-۳۱۴ مفہومًا

www.dawateislami.net

اس کے لیے سینکڑوں صفحات دَرْکار ہوں گے۔ البتہ! مزید مَعْلُومات کے لیے تَبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دَعْوتِ اِسْلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے المدینۃ العلمیہ کے شعبہ فیضانِ صَحَابِیّات طَیِّبات کی مَطْبُوعَہ کُتُب و رسائل خرید فرما کر خود بھی ان کا مُطالَعَہ کرتی رہیے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی خیر خواہی کے جذبے کے تحت تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن و سنت اور اقوال امیر اہلسنت سے ماخوذ عِبادَت سے متعلق مدنی پھول

پیاری پیاری اِسْلامی بہنو! ذیل میں عِبادَت سے مُتَعَلِّق چند ایسے مَدَنی پھول ذِکْر کیے جا رہے ہیں جو قرآن و سنّت کے عِلاوہ شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُخْتَلِف تحریروں سے مَاخُوذ ہیں۔ انہیں اپنے دل کے مَدَنی گلدستہ میں سجا لیجئے، اُمّید ہے ان کی بَرَکت سے آپ کا سینہ مدینہ بن جائے گا۔

﴿1﴾ اَچّھے اَعمال والیوں کو اللہ تعالٰی جنّت عطا فرمائے گا۔ (پ۵، النسآء: ۱۲۴)

﴿2﴾ نیک عورت نِصفِ اِیمان کی حِفَاظَت کا باعِث ہے۔[۱]

﴿3﴾ تقویٰ کے بعد نیک بی بی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔[۲]

[۱] ...... معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/۲۷۹، حدیث: ۹۷۲

[۲] ...... ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب افضل النساء، ص۲۹۸، حدیث: ۱۸۵۷

www.dawateislami.net

﴿4﴾ حالَتِ حَیض اور جَنَابَت میں عورت قرآنِ پاک نہیں پڑھ سکتی۔[1]

﴿5﴾ حائضہ اور جنبی عورت کا مَسْجِد میں جانا مَمْنُوع ہے۔[2]

﴿6﴾ حائضہ عورت طوافِ کعبہ کے عِلاوہ باقی تمام اَفعالِ حج ادا کر سکتی ہے۔[3]

﴿7﴾ کپڑے پر نجاستِ غلیظہ (مثلاً حیض کا خون وغیرہ) لگ جائے تو اسے پانی سے دھو کر اسی کپڑے میں نماز ادا کی جاسکتی ہے۔[4]

﴿8﴾ عورت کا کمرے میں نماز پڑھنا صَحْن میں پڑھنے سے بہتر ہے۔[5]

﴿9﴾ ماہِ رمضان کے عِلاوہ کسی دن روزہ رکھنا شوہَر کی اِجازت پر مَوْقُوف ہے۔[6]

﴿10﴾ حالَتِ حَمْل اور دودھ پِلانے کے ایّام میں عورت روزہ چھوڑ سکتی ہے۔[7] مگر اس کی قضا دوسرے ایّام میں لازِم ہے۔

﴿11﴾ عورتوں کا جِہاد حج ہے۔[8]

1 .... ترمذی، ابواب الطہارۃ، باب ماجاء فی الجنب... الخ، ص ۴۵، حدیث: ۱۳۱

2 .... ابو داود، کتاب الطہارۃ، باب فی الجنب یدخل المسجد، ص ۵۰، حدیث: ۲۳۲

3 .... بخاری، کتاب الحیض، باب الامر بالنساء اذا نفسن، ص ۱۴۵، حدیث: ۲۹۴

4 .... بخاری، کتاب الحیض، باب غسل دم المحیض، ص ۱۴۸، حدیث: ۳۰۷

5 .... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ذلک، ص ۱۰۴، حدیث: ۵۷۰

6 .... کنزالعمال، کتاب النکاح، الباب الخامس فی حقوق الزوجین، الفصل الاول، المجلد الثامن، ۱۶/ ۱۴۴، حدیث: ۴۴۸۰۱

7 .... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی الرخصۃ... الخ، ص ۲۰۱، حدیث: ۷۱۵

8 .... بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب جھاد النساء، ص ۷۴۳، حدیث: ۲۸۷۵

www.dawateislami.net

﴾12﴿ اِحْرَام باندھنے والی عورت نِقاب نہ پہنے۔[1]

﴾13﴿ جو اِسلامی بہن عالِمہ (کافی علم رکھنے والی) نہ ہو وہ اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اِجْتِمَاع میں زبانی مذہبی بیان نہ کرے۔[2] البتہ! فیضانِ سنت وغیرہ سے دیکھ (یعنی پڑھ) کر دَرْس دینے کے لیے عالِمہ ہونا ضَروری نہیں۔

﴾14﴿ اوّل تو اِسلامی بہنیں نَماز پڑھتی نہیں اور جو پڑھتی ہیں ان کی اکثریَّت سنّتیں سیکھنے کے جذبے کی کمی کے باعِث آج کل صحیح طریقے سے نَماز پڑھنے سے مَحْرُوم رہتی ہے۔[3]

﴾15﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جہاں ظُہر کی دس رَکْعَت نَماز پڑھ لیتی ہیں وہاں آخِر میں مزید دُو۲ رَکْعَت نَفْل پڑھ کر بارہویں شریف کی نسبت سے 12 رَکعَت کرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے! اِسْتِقَامت کے ساتھ دُو۲ نَفْل پڑھنے کی نیّت فرمالیجئے۔[4]

﴾16﴿ بعض اِسلامی بہنیں رات گئے تک گھروں میں جاگتی رہتی ہیں، اوّل تو وہ عشا کی نَماز پڑھ کر جَلْدی سو جانے کا ذِہن بنائیں کہ عشا کے بعد بِلاوجہ جاگنے میں کوئی بھلائی نہیں۔[5]

---

[1] ....بخاری، کتاب جزاء الصید، باب ما ینھی من الطیب... الخ، ص ۴۹۰، حدیث: ۱۸۳۸

[2] ....پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۴۹

[3] ....اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۸۴

[4] ....اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۱۲۷

[5] ....اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۱۵۲

www.dawateislami.net

﴿17﴾ قضا نمازیں چُھپ کر پڑھیے، لوگوں پر (یا گھر والوں بلکہ قریبی سہیلیوں پر بھی) اس کا اِظہار نہ کیجئے۔[١]

﴿18﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو اپنی عِبادت کے لیے پیدا کیا، اگر آپ نے اپنی زندگی کے مقصد میں کامیابی حاصل نہ کی اور بروزِ محشر گناہوں کا اَنبار لے کر بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوئیں تو دنیا کی بے شُمار دولت بھی آپ کو اپنے ربّ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی کے قہر و غضب سے نہ بچا سکے گی۔[٢]

﴿19﴾ عَقلمند وُہی ہے جو موت سے قَبْل موت کی تیّاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اِکٹھا کرلے اور سُنّتوں کا مَدَنی چراغ قبر میں ساتھ لے کر قبر کی روشنی کا انتِظام کر لے، ورنہ قبر ہرگز یہ لِحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا؟[٣]

﴿20﴾ عَقلمند وُہی ہے جو نیکیوں کے حُصول کی سَعادت پا کر انہیں بھول جائے اور گناہ صادِر ہو جائیں تو انہیں یاد رکھے اور خود کو سدھارنے کے لیے ان پر سختی سے اپنا مُحاسَبہ کرتی رہے۔[٤]

﴿21﴾ نیک اَعمال میں کمی پر خود کو سرزَنش (یعنی ڈانٹ ڈپٹ) کریں اور ہر لمحہ خود کو اللہ واحِدِ قہّار کے قہر و غضب سے ڈراتی رہیں۔ یہی صحابِیّات و صالحات رَحِمَہُ

[١] .... اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۱۵۵

[٢] ....بیاناتِ عطاریہ حصہ اول، مردے کی بے بسی، ص ۳۶۲

[٣] ....بیاناتِ عطاریہ حصہ دوم، بادشاہوں کی ہڈیاں، ص ۹۲

[٤] ....بیاناتِ عطاریہ حصہ دوم، میں سدھرنا چاہتا ہوں، ص ۴۶

www.dawateislami.net

اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِنَّ کا مَعْمُول رہا ہے۔ ①

﴿22﴾ جو دوسروں کو اپنے نیک اعمال سناتی ہیں وہ رِیاکاری کی تباہ کاری کا شِکار ہو جاتی ہیں۔ ②

﴿23﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیَہ تدبیر کو کوئی نہیں جانتا، کسی کو بھی اپنے عِلْم یا عِبادَت پر ناز نہیں کرنا چاہئے۔ ③

﴿24﴾ بظاہِر کوئی کتنی ہی عِبادَت و رِیاضت کرے، دین کی خوب تبلیغ و خِدْمَت کرے، لیکن اگر دِل میں مُنافقت اور میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَداوت ہو تو نیکیوں اور عِبادَت کی کوئی حقیقت نہیں۔ ④

﴿25﴾ جو نیکیوں میں کمزور ہیں وہ نیکیوں میں آگے بڑھ جانے والی اسلامی بہنوں پر رَشک کر کے اُن کی طرح نیکیاں بڑھانے کی جستجو کریں۔ ⑤

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت

بہاولنگر (صوبہ پنجاب) کی میڈیکل کالونی میں رہنے والی ایک اسلامی بہن اپنی زِنْدَگی

① ......بیاناتِ عطاریہ حصہ دوم، میں سدھرنا چاہتا ہوں، ص ۴۶

② ......بیاناتِ عطاریہ حصہ دوم، میں سدھرنا چاہتا ہوں، ص ۵۷

③ ......بیاناتِ عطاریہ حصہ دوم، برے خاتمے کے اسباب، ص ۱۳۲

④ ......بیاناتِ عطاریہ حصہ دوم، خودکشی کا علاج، ص ۳۹۶

⑤ ......بیاناتِ عطاریہ حصہ دوم، خودکشی کا علاج، ص ۴۲۸

www.dawateislami.net

میں آنے والے نشیب و فراز کے اَحوال کچھ اس طرح بیان کرتی ہیں کہ سنّتوں کی شاہراہ پر گامزن ہونے سے پہلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بَندَگی سے کوسوں دُور تھی۔ گھر میں مَدَنی ماحول نہ ہونے کی وجہ سے بے راہ روی کا شِکار تھی اور سنّتوں پر عَمَل کرنے سے یکسر غافِل تھی۔ نَماز جیسی عظیم عِبادَت میں کوتاہی برتنا، فلمیں ڈرامے دیکھنے کے لیے ہر وَقْت تیّار رہنا اور گانے باجے سننے میں پیش پیش رہنا میری عادات میں شامِل تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کو ہِدایَت دینے کا اِرادہ فرماتا ہے تو عموماً کسی نیک بندے کو ہِدایَت کا ذریعہ بنا دیتا ہے، یہی کچھ میرے ساتھ بھی ہوا۔

ہوا کچھ یوں کہ ایک روز میری ملاقات ایک مُبلِّغہ اسلامی بہن سے ہوئی، جن کا کِردار اور طریقۂ گفتار بڑا شاندار تھا اور ان کی باتوں کے ہر لَفْظ سے خیر خواہی کے پاکیزہ جذبات کا اِظْہار ہو رہا تھا، تبلیغِ قرآن وسنّت کے جذبے سے سرشار ان اسلامی بہن کی تمام باتیں نیکی کی دَعْوت پر مَبْنِی تھیں جو اِصْلاح کے حوالے سے بہُت مفید تھیں۔ دورانِ گفتگو انہوں نے نیکیاں کمانے، اپنی اِصْلاح کے ساتھ دوسروں کی اِصْلاح کرنے اور سنّتیں اپنانے کا ذِہْن دیا اور اس مَقْصَد کو پانے کے لیے دعوتِ اِسْلَامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجْتِمَاع میں شِرْکت کو بہُت مفید قرار دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کَرَم ہوا کہ ان کی بات میرے دِل میں اُتر گئی اور اس طرح میری سنّتوں بھرے اِجْتِمَاع تک رسائی ہو گئی۔ وہاں ہونے والا سنّتوں بھرا بیان ایک الگ ہی نَوعِیَّت کا تھا جس کا ہر لَفْظ،

www.dawateislami.net

ہر جملہ گناہوں کے مریض کے لیے کسی کیمیا (فائدہ مند دوا) سے کم نہ تھا، پھر اس بیان کے بعد ہونے والا حلقۂ ذِکر بھی ایک مُنْفَرِد خُصُوصِیَّت کا حامِل تھا۔ اِخْتِتام سے قَبْل اِجْتِمَاعِی دُعا کرائی گئی جس میں تمام شُرَکائے اِجْتِمَاع نے گڑ گڑا کر بار گاہِ اِلٰہی میں دُعائیں مانگیں، دُعا کرانے والے کا انداز اور ان کے منہ سے ادا ہونے والے دعائیہ کلمات دِل پر چوٹ کر رہے تھے اور ربِّ کائنات کی بارگاہ میں عِجْز و انکساری کا سلیقہ سکھا رہے تھے، اِجْتِمَاع میں شریک اسلامی بہنوں کی آمین کے ساتھ ساتھ میں بھی ہر دُعا پر آمین کہتی چلی گئی اور یوں اپنے تمام گزشتہ گناہوں سے سچی توبہ کر کے اِجْتِمَاع سے واپَس لوٹی۔ بعد ازاں مَدَنی ماحول سے وَابَستہ اسلامی بہنوں کی پاکیزہ صُحبت کے سَبَب میرا کردار، اَخْلاق اور زِنْدَگی گزارنے کا انداز اسلامی طریقۂ کار پر اُسْتُوار ہوتا گیا۔ فرائض و سُنَن اور نَوافِل کی پابندی مجھے نصیب ہو گئی، شَرْعِی پردہ کرنے کی عادَت مجھ میں راسخ ہو گئی اور گناہوں بھری زِنْدَگی سے بھی مجھے نجات مل گئی۔

تادمِ تحریر ڈویژن مُشاورت کی ذمّہ دارہ کی حَیْثِیَّت سے دینِ اسلام کا مُقدّس کام سر اَنْجام دینے کی سعی کر رہی ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِخْلَاص کی دولت عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن مجید	♣♣♣	سنن الترمذی	دار الکتب العلمیۃ بیروت2008ء
کنز الایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کرا ۱۴۳۲ھ	سنن ابن ماجۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت2009ء
روح المعانی	دار احیاء التراث العربی بیروت	سنن ابی داود	دار الکتب العلمیۃ بیروت۱۴۲۸ھ
التفسیر الکبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۹ھ	سنن الدارقطنی	دار الفکر بیروت ۱۴۲۶ھ
تفسیر نعیمی	نعیمی کتب خانہ گجرات	مسند احمد	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
نور العرفان	نعیمی کتب خانہ گجرات	المعجم الکبیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت2007ء
علم القرآن	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ	المعجم الاوسط	دار الفکر عمان ۱۴۲۰ھ
صحیح البخاری	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۸ھ	شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
صحیح مسلم	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء	مؤطا امام مالک	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۳۳ھ

کنز العمال	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ	ایھا الولد	مکتبہ نظامیہ گجرات ۱۴۰۴ھ
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۷ھ	بحر الدموع	مکتبۃ دار الفجر دمشق ۱۴۲۴ھ
مرقاۃ المفاتیح	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2007ء	الزواجر عن اقتراف الکبائر	دار الحدیث القاھرۃ
مراٰۃ المناجیح	نعیمی کتب خانہ گجرات	مدارج النبوت	النوریۃ الرضویۃ لاہور ۱۹۹۷ھ
الزھد الکبیر	دار الجنان بیروت ۱۴۰۸ھ	سیرت مصطفٰی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
الطبقات الکبرٰی	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۳۳ھ	سیرت سید الانبیاء	مظہر علم کالا خطائی روڈ شاھدرہ لاہور ۱۴۲۱ھ
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	دار الفکر بیروت ۱۴۲۷ھ	فتاوی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	المکتبۃ التوفیقیہ مصر	رسائل نعیمیہ	نعیمی کتب خانہ گجرات
اسد الغابۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ	سفینہ نوح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور 2011ء
القول البدیع	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰۵ھ	بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ

الروض الفائق	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ	بیانات عطاریہ حصہ اول	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
جنتی زیور	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ	بیانات عطاریہ حصہ دوم	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
مدنی پنج سورہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	اسلام کی بنیادی باتیں حصہ 3	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
فیضان سنت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ	چمکدار کفن	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
اسلامی بہنوں کی نماز	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	نور ایمان	دار الاسلام لاہور ۱۴۳۳ھ
پردے کے بارے میں سوال جواب	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ	فرش پر عرش	
تلخیص اصول الشاشی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ		

مدنی برقعے میں گرمی لگتی ہو تو...؟

گرمیوں کے موسِم میں مَدَنی بُرقع پہن کر یا موٹی چادر میں بدَن چُھپا کر باہَر نکلنے سے گرمی لگتی ہو تو ایسے مواقِع پر موت، قبْر و حشْر اور جہنَّم کی سخت گرمی کو یاد کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شَرعی پردے کی وجہ سے لگنے والی گرمی پُھول معلوم ہوگی۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۶)

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرودِ پاک کی فضیلت	1	مستحب	12
شبِ عروسی عبادت میں گزری	2	مباح	13
تخلیق انسانی کا مقصد	3	حرام	13
عبادت کسے کہتے ہیں؟	5	مکروہِ تحریمی	13
عبادت، اطاعت اور تعظیم میں فرق	6	اِساءَت	14
مفہومِ عبادت	6	مکروہ تنزیہی	14
جن وانس کی عبادت	7	خلافِ اَولیٰ	14
عبادت کی اقسام	8	بندی بندگی سے ہے	14
پہلی قسم	8	کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے	16
دوسری قسم	8	اچھی اور بُری بندیاں	17
عبادت کی شرعی حیثیت	10	حصولِ مراتب کے لیے کیا کرنا چاہئے؟	18
فرض	11	کیا صرف فرائض پر عمل کافی ہے؟	20
واجب	11	عبادت کے دنیاوی فوائد	21
سنت مؤکدہ	12	نَفْلی عِبادَت سے مُراد	22
سنت غیر مؤکدہ	12	نَفْل نمازیں اور صحابِیّات طیِّبات	23

صلوٰۃ اللّیل	24	تلاوتِ قرآن اور صحابیات طیبات	46
اشراق وچاشت	28	صدقہ وخیرات اور صحابیات طیبات	49
نمازِ چاشت پر مواظبت	29	دُعا اور صحابیات طیبات	51
روزانہ بارہ رکعت پر مداومت	30	ذِکْرُ اللہ اور صحابیات طیبات	54
نفلی روزے اور صحابیات طیبات	32	ذکر اللہ کا انوکھا انداز	58
﴿1﴾ سخت گرمی میں بھی روزہ نہ چھوڑا	34	تبلیغِ دین اسلام اور صحابیات طیبات	61
﴿2﴾ کثرتِ صیام کی بَرَکت	34	دریا کو کوزے میں بند کرنا	64
﴿3﴾ شکرانۂ نعمت پر روزوں کا اہتمام	35	قرآن و سنت اور اقوال امیر اہلسنت سے ماخوذ عِبَادَت سے متعلق مدنی پھول	65
﴿4﴾ ہر پیر وجمعرات کا روزہ	37		
﴿5﴾ روزے دار گھرانہ	37		
﴿6﴾ فوت شدہ کی طرف سے روزے رکھنا	38	دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت	69
﴿7﴾ مسلسل روزے رکھنے کی شکایت	38	ماخذ ومراجع	72
اِعْتِکاف اور صحابیات طیبات	39	فہرست	75
جہاد اور صحابیات طیبات	40	♣♣♣	
حج اور صحابیات طیبات	43		

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لئے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

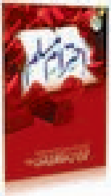
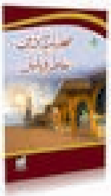

ISBN 978-969-631-689-3
0125723

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net